نمبر ۶۵ | ۸ شعبان المعظم ۱۳۵۲ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۸ نومبر ۱۹۳۳ء | جلد ۲۱

قادیان میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عظیم الشان جلسہ

۲۶ نومبر یوم سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قادیان میں حسب معمول نہایت شاندار طور پر منایا گیا۔ صبح نو بجے تک دارالعلوم کے وسیع میدان میں قادیان کے مردوں۔ نوجوانوں اور بچوں کا بہت بڑا اجتماع ہوگیا۔ جہاں سے جلوس ترتیب دیا گیا۔ ۲۵ پارٹیاں شریک تھیں ہر ایک پارٹی کا علیحدہ جھنڈا تھا۔ جسے دو آدمی پکڑ کر آگے آگے چلتے تھے جھنڈوں پر جلی الفاظ میں مختلف اور موزوں جملے اور آیات قرآنی لکھی ہوئی تھیں۔ مثلاً پاک محمدؐ مصطفےٰ نبیوں کا سردار۔ وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ محمدؐ ہست برہانِ محمدؐ۔ لا الہٰ الا اللہ محمد رسول اللہ جان و دلم فدائے جمال محمد است۔ لاشک ان محمد خیر الوریٰ وُہ کون ہے جس پر نہیں احسانِ محمدؐ۔ جلوس درود اور نعتیہ نظمیں پڑھتا ہوا دارالعلوم کے میدان سے روانہ ہوکر قصبہ میں پہونچا۔ اور ہندو بازار میں سے ہوتا ہوا گلی گھماراں کے رستہ احمدیہ چوک میں آیا۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک کی چھت پر کھڑے ہوکر اسے ملاحظہ فرمایا۔ احمدیہ چوک سے جلوس جلسہ گاہ میں پہونچا۔ جو دارالعلوم کے میدان میں بنائی گئی تھی ؛

جلوس کی مختلف ٹولیاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بلند شان کے اظہار کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے منتخب اشعار بآواز بلند خوش الحانی سے پڑھتی ۔ اور نعرہائے تکبیر بلند کرتی رہیں۔ بعض مقامات پر رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر مختلف اصحاب مختصر مگر برمحل تقریریں بھی کرتے رہے۔ جلوس کے ساتھ ساتھ اس تقریب کے متعلق بک ڈپو کے شائع کردہ ٹریکٹ بھی ہندوؤں۔ سکھوں۔ اور غیر احمدیوں میں ایک ہزار کی تعداد میں تقسیم کئے گئے۔ اس کے علاوہ آریہ سکول کے طلباء میں بھی وہاں جاکر دو صد کے قریب ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ جلوس کے گذرنے کے راستوں اور جلسہ گاہ کو کاغذی پھریروں اور قطعات سے سجایا گیا ؛

اختتام جلوس پر زیر صدارت حضرت مولانا مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر سکولوں کے طلباء نے پانچ پانچ منٹ تقریریں کیں۔ ہائی سکول کی طرف سے حبیب الدین۔ عبد القادر حافظ جلال الدین۔ سید علی۔ محمد اسحٰق اور شبیر احمد نے تقریریں کیں۔ پھر مدرسہ احمدیہ کے طلباء نور الحق۔ عبد اللہ خاں اختر۔ حافظ قدرت اللہ۔ مبارک احمد۔ بشیر احمد اور محمد امام نے تقریریں کیں۔ تمام تقریریں برمحل برجستہ اور اچھی طرح سے تیار کی ہوئی تھیں۔ ان تقریروں کے بعد پہلا اجلاس نماز ظہر کے لئے دعا کے ساتھ ختم ہوا۔

نماز ظہر کے بعد دوسرا اجلاس زیر صدارت جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق منعقد ہوا۔ جس میں جامعہ کے طلباء نذیر احمد صاحب خوشابی۔ نعمت اللہ صاحب عنایت اللہ صاحب۔ روشن دین صاحب اور محمد افضل صاحب نے موزوں تقریریں کیں اس کے بعد مشاعرہ شروع ہوا۔ جس میں بعض اصحاب نے نظمیں پڑھیں۔ اور جلسہ نماز عصر کے لئے برخواست ہوا۔ اور پھر پانچ بجے کے قریب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ نے تقریر فرمائی۔ جو چھ بجے کے قریب ختم ہوئی۔ عورتوں کا جلسہ علیحدہ بھی ہوا ؛

حکومت افغانستان کی طرف سے پیغام تعزیت کا جواب

ہز میجسٹی نادر شاہ صاحب کی وفات پر ان کے صاحبزادہ ہز میجسٹی محمد ظاہر شاہ صاحب موجودہ شاہ افغانستان کو جماعت احمدیہ کی طرف سے جو اظہار ہمدردی و تعزیت کا پیغام ناظر امور خارجہ سلسلۂ احمدیہ کی طرف سے ارسال کیا گیا تھا۔ اس کے جواب میں مندرجہ ذیل مکتوب موصول ہوا ہے:-

"ہز میجسٹی شاہ افغانستان آپ کے ان دلی جذبات ہمدردی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ جن کا اظہار آپ نے اپنی طرف سے نیز اپنی جماعت کی طرف سے اعلیحضرت مرحوم کی دردناک وفات پر فرمایا ہے"۔

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب کی بمبئی میں آمد و روانگی

صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب بی۔اے خلف حضرت مرزا شریف احمد صاحب بغرض تعلیم لندن تشریف لے جاتے ہوئے ۱۷۔ نومبر ۱۹۳۳ء بروز جمعہ بمبئی کے سنٹرل سٹیشن پر نو بجے صبح پہونچے۔ جماعت احمدیہ بمبئی نے پُرجوش استقبال کیا۔ ۱۸۔ نومبر ۱۹۳۳ء احباب جماعت صاحبزادہ صاحب کو رخصت کرنے کے لئے بندرگاہ بیلارڈ پیر پر جمع ہوئے۔ صاحبزادہ صاحب کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈالے گئے۔ احباب جماعت کے ساتھ تصویر لی گئی پھر تمام جماعت نے ان کی کامیابی کے لئے دُعا کر کے رخصت کیا۔ صاحبزادہ صاحب ایک بجے دوپہر عازم انگلستان ہوئے۔ اللہ تعالٰی آپ کا حامی و ناصر ہو۔ خاکسار خواجہ محمد شریف جنرل سکرٹری جماعت احمدیہ بمبئی

جناب میر محمد اسحٰق صاحب کے لئے درخواست دُعا

چند روز سے جناب میر محمد اسحاق صاحب ناظر ضیافت و پروفیسر جامعہ احمدیہ کو بخار کی شکایت تھی۔ اور پھر شدید نمونیہ ہو گیا۔ خدا تعالٰی کے فضل سے اب کسی قدر افاقہ محسوس کیا جا رہا ہے لیکن احباب کامل صحت کے لئے خاص طور پر دُعا فرمائیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی بذاتِ خود جناب میر صاحب کے علاج کا انتظام فرما رہے ہیں۔

اخبار احمدیہ

احباب جماعت توجہ فرمائیں

بذریعہ الفضل احباب کی خدمت میں گزارش کی گئی تھی۔ کہ مرکز کے غربا و مساکین کے لئے مستعملہ و غیر مستعملہ پارچات حسب توفیق بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ مگر اس گزارش پر بہت کم احباب نے توجہ فرمائی ہے۔ چونکہ سردی بڑھ رہی ہے۔ اس لئے احباب جلد توجہ فرمائیں۔

پرائیویٹ سکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔

ایک احمدی خاتون کا قابلِ قدر نمونہ

مکرمہ محترمہ والدہ صاحبہ جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب نے چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں یکصد روپیہ ادا فرمایا ہے۔ جس کے لئے میں اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ امید ہے۔ دیگر خواتین بھی جنہوں نے ابھی چندہ جلسہ سالانہ کی مد میں کچھ ادا نہ کیا ہو۔ وہ بھی حسب توفیق و حیثیت اس مد میں رقم داخل کر کے شریکِ ثواب ہونگی۔ ناظر بیت المال۔ قادیان۔

حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کا ارشاد

جماعت احمدیہ کے نام

اے احمدی جماعت السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ میں آپ لوگوں سے تاکیداً کہتی ہوں۔ کہ میرے لختِ جگر محمود احمد کے لئے جو جماعت کا خلیفہ اور امام ہے۔ متواتر چالیس دن تک فریضہ نماز اور تہجد میں صحت اور درازیٔ عمر کی دُعا کریں۔ یہ میں ایک خاص تحریک کے ماتحت کہتی ہوں۔ اور اس بارے میں سخت تاکید ہے۔ والسلام

اُمِ محمود

اطلاع

ایک بھائی نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے حضور خط لکھا ہے۔ جس میں علاوہ درخواست دُعا کے اپنے بھائی عبد الرحیم صاحب کی دختر کا نام تجویز کرنے کی درخواست بھی کی ہے۔ مگر اپنا پتہ تحریر نہیں کیا۔ حضور نے ان کے لئے دُعا فرمائی ہے۔ اور اُن کے بھائی کی دُختر کا نام حمیدہ تجویز فرمایا ہے۔ انچارج دفتر ڈاک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔

سالانہ جلسہ پر دستکاری کی نمائش

میری معزز بہنوں نے اخبار الفضل میں جلسہ سالانہ پر دستکاری کی نمائش کے متعلق اعلان پڑھ لیا ہوگا۔ یاددہانی کے طور پر دوبارہ عرض ہے۔ کہ اپنے وقت میں سے چند گھڑیاں اللہ تعالٰی کے واسطے وقف کریں اور پندرہ سے بیس دسمبر تک اشیا یہاں پہونچا دیں۔ عائشہ بی بی منتظمہ نمائش دستکاری قادیان۔

سماٹرا میں مناظرہ

دسمبر کے شروع میں شہر پاڈانگ علاقہ سماٹرا میں ایک مباحثہ ہوگا۔ سلسلہ عالیہ کے مبلغ مولوی محمد صادق صاحب انشاء اللہ وہاں پہونچ جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ خدا تعالٰی توفیق دے۔ اور کامیاب کرے۔

ناظر دعوت و تبلیغ۔ قادیان

انجمن ہائے احمدیہ ضلع گجرات مطلع رہیں

ضلع گجرات کی انجمنوں کے دورے کے لئے چودھری بدر الدین صاحب کی بجائے قریشی امیر احمد صاحب انسپکٹر بیت المال کو مقرر کیا جاتا ہے۔ وہ عنقریب اس ضلع میں دورہ کریں گے۔ ناظر بیت المال۔ قادیان

درخواست دعا

میرا ایک مقدمہ جو زمین کے متعلق ہے۔ مدت سے چلا آتا ہے۔ اب اس کی اپیل دائر کی ہوئی ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مولوی عبد الرحمٰن امام جماعت احمدیہ بھیرہ۔

چندۂ کشمیر کے متعلق ضروری اعلان

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰی کا کشمیر کے چندہ کے متعلق یہ ارشاد ہے۔ کہ ہر ایک احمدی بشرح ایک پائی فی روپیہ ماہوار اس وقت تک ادا کرے۔ جب تک کہ اس چندہ کے بند کرنے کا اعلان نہ کر دیا جائے۔ مگر اس ماہ میں چندۂ کشمیر بہت ہی کم آیا ہے۔ حالانکہ ضرورت کے لحاظ سے چندہ بہت زیادہ ہونا چاہیئے تھا۔ معلوم ہوتا ہے۔ بعض جماعتوں نے اس اہم فرض کو فراموش کر دیا ہے۔ اس اعلان کے ذریعہ احباب کو یاد دلایا جاتا ہے۔ کہ چونکہ چندۂ کشمیر کی ضرورت بدستور ہے۔ اس لئے مرکزی چندہ کے ساتھ معاً بقایا یہ چندہ وصول کیا جائے۔ امید ہے کہ احباب خاص طور پر توجہ فرمائیں گے۔ فنانشل سکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ

الفضل کے وی پی آرہے ہیں

ان خریداران الفضل کو جن کا چندہ ۱۶۔ نومبر سے ۱۵۔ دسمبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ الفضل نمبر ۶۰ میں اطلاع دی جا چکی ہے۔ براہ مہربانی جلد سے جلد منی آرڈر کے ذریعے قیمت بھیج دیں۔ ورنہ ۳ دسمبر کا الفضل ان کو وی پی ہو جائے گا الفضل کے اخراجات ماہواری اسی آمد پر چلتے ہیں۔ اس لئے واپس انکاری کر کے۔ یا جلسہ پر ملتوی کر کے فنڈ کو نقصان نہ پہونچایا جائے۔ (مینیجر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۶۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۸ر شعبان ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۱

عیسائی دنیا اور مسئلہ طلاق

کثرت طلاق کی مشکلات سے نجات پانے کی راہ

اسلام اور طلاق

عیسائیوں کی طرف سے اسلام کے جن احکام پر زور شور کے ساتھ اعتراضات کیے جاتے رہے ہیں۔ ان میں سے ایک مسئلہ طلاق بھی ہے۔ اسلام نے ایسی حالت میں جبکہ خاوند بیوی میں ناچاقی پیدا ہو جائے۔ ان میں صلح کرانے پر بہت زور دیا ہے۔ اور ایسے طریق بتائے ہیں۔ جو میاں بیوی کی شکایات کو دور کر کے ان میں مصالحت کرانے کا موجب ہو سکتے ہیں۔ لیکن جب ہر ممکن طریق سے مصالحت کی کوشش کرنے کے باوجود ناچاقی دور نہ ہو سکے۔ تو اجازت دی ہے۔ کہ وہ شریفانہ طور پر ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں۔ لیکن علیحدگی بھی یک لخت قرار نہیں دی۔ بلکہ اس کے لئے بھی ایک عرصہ مقرر کیا ہے۔ تاکہ انہیں سوچنے۔ اور غور کرنے کا موقعہ مل جائے۔ اور وہ کسی فوری جوش اور اشتعال کی وجہ سے ایسا قدم نہ اٹھالیں۔ جس پر بعد میں انہیں پچھتانا پڑے۔ لیکن اگر ان کی کشیدگی مستقل ہو۔ اور غور و فکر کا موقعہ ملنے کے باوجود وہ ایک دوسرے کی رفاقت پر بھروسہ نہ کر سکیں۔ بلکہ اپنے لئے ناقابل برداشت تکلیف اور نقصان کا موجب سمجھیں۔ تو پھر یہی بہتر ہے کہ وہ ایک دوسرے سے منقطع ہو جائیں۔

ناقابل اصلاح حالات میں اجازت

اس سے ظاہر ہے۔ کہ اسلام نے میاں بیوی کو علیحدگی کی اجازت تو دی ہے۔ لیکن اس علیحدگی کو روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرنے اور اس میں کامیابی نہ ہونے کی صورت میں بدرجہ مجبوری دی ہے۔ پھر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس قسم کی علیحدگی کو ابغض الحلال قرار دے کر یہ بتا دیا ہے۔ کہ یہ کوئی پسندیدہ بات نہیں۔ بلکہ جن چیزوں کی اجازت دی گئی ہے۔ ان میں سے یہ ادنےٰ ترین ہے اس طرح میاں بیوی کی علیحدگی کو ایسی شکل دے دی گئی ہے۔ کہ شریعت اسلامیہ کی پابندی کرنے والا کوئی شخص اس وقت تک اسے اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ انتہائی طور پر مجبور نہ ہو جائے لیکن باوجود اس کے کہ اسلام نے طلاق کی اجازت کو اس قدر قیود کے ساتھ مقید کیا۔ اور اسے روکنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے بدرجہ آخر اس کی اجازت دی ہے۔ عیسائیوں نے عرصہ تک اسے نشانۂ اعتراضات بنائے رکھا۔ اور وہ اس کے مقابلہ میں عیسائیت کی تعلیم کو جس میں طلاق کی ممانعت کی گئی ہے۔ فخر کے ساتھ پیش کرتے رہے۔

عیسائیت اور طلاق

اناجیل میں طلاق کے متعلق جو کچھ کہا گیا ہے۔ وہ یہ ہے:-

مرقس باب ۱۰ میں لکھا ہے:-

"جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ دے۔ اور دوسری سے بیاہ کرے۔ وہ اس پہلی کے برخلاف زنا کرتا ہے۔ اور اگر عورت اپنے شوہر کو چھوڑ دے۔ اور دوسرے سے بیاہ کرے۔ تو زنا کرتی ہے"

لوقا باب ۱۶ میں لکھا ہے:- "جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ کر دوسری سے بیاہ کرے۔ وہ زنا کرتا ہے۔ اور جو شخص شوہر کی چھوڑی ہوئی عورت سے بیاہ کرے۔ وہ بھی زنا کرتا ہے"

متی باب ۵ میں لکھا ہے:- "جو کوئی اپنی بیوی کو حرامکاری کے سوا کسی اور سبب سے چھوڑ دے۔ وہ اس سے زنا کراتا ہے۔ اور جو کوئی اس چھوڑی ہوئی سے بیاہ کرے۔ وہ بھی زنا کرتا ہے"

ان حوالجات سے ظاہر ہے۔ کہ عیسائیت میں مرقس اور لوقا کی اناجیل کے رو سے تو کسی صورت میں بھی خاوند بیوی ایک دوسرے کو چھوڑ نہیں سکتے۔ البتہ متی کی انجیل کی رو سے حرامکاری کے باعث ان میں علیحدگی ہو سکتی ہے۔

عیسائی حکومتیں اور طلاق

یہ تھی عیسائیت کی وہ تعلیم جسے عیسائی صاحبان اسلام کے مسئلہ طلاق و خلع کے مقابلہ میں پیش کر کے اسلام پر زبان طعن دراز کرتے تھے۔ اور باوجود اس کے کہ عیسائیت کی اس تعلیم نے عیسائی دنیا کا ناک میں دم کر رکھا تھا۔ اور عملی طور پر وہ اس کا نہایت خطرناک خمیازہ بھگت رہی تھی۔ عیسائی پادریوں کی زبانوں پر یہی تھا۔ کہ طلاق کی اجازت سوائے حرامکاری کے کسی صورت میں نہیں ہونی چاہیئے۔ لیکن آخر عیسائیوں کو اس بات کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ کہ اناجیل کی تعلیم کو پس پشت ڈالتے ہوئے طلاق کو جاری کریں۔ اور تمام عیسائی حکومتوں نے طلاق کے لئے قانون میں اجازت رکھ دی۔

طلاق کی کھلی اجازت کا نتیجہ

چونکہ طلاق کی کلی طور پر بندش نے انہیں بے حد مشکلات میں مبتلا کر دیا تھا۔ اس لئے انہوں نے نہایت فراخدلی کے ساتھ طلاق کا دروازہ کھول دیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اب ذرا ذرا سی بات پر طلاق واقعہ ہو رہی ہے۔ اور اس طرح بھی عیسائیوں کی معاشرتی زندگی تباہی کے گرداب میں پھنس گئی ہے۔ تھوڑا ہی عرصہ ہوا جب اخبارات میں انگلستان کے متعلق یہ خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ گزشتہ سال کی رپورٹ جو ابھی ابھی اخبارات کے صفحات پر آئی ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ پچھلے سال انگلستان میں ایک لاکھ ستر ہزار عورتوں نے طلاق حاصل کی۔ ۳۵ ہزار مقدمات خود عورتوں نے دائر کئے (پرتاپ ۹ - اکتوبر) یہی حال دوسرے عیسائی ممالک کا ہو رہا ہے۔ بلکہ بعض ممالک میں تو طلاق حاصل کرنے والی عورتوں کی تعداد انگلستان سے بھی بہت بڑھی ہوئی ہے۔

کثرت طلاق کو روکنے کی کوشش

اس سے ظاہر ہے۔ کہ جہاں عیسائی دنیا پہلے طلاق کی ممانعت کی وجہ سے مصائب کا شکار ہو رہی تھی۔ ایسے مصائب کا جن سے مجبور ہو کر اسے عیسائیت کی تعلیم کے بالکل خلاف طلاق کو رائج کرنا پڑا۔ وہاں طلاق کی کھلی اجازت دے دینے۔ اور اس کے متعلق کسی قسم کی پابندی عائد نہ کرنے کی وجہ سے بھی اس کے مصائب میں کوئی کمی واقعہ نہیں ہوئی۔ اور اب یہ کوشش کی جا رہی ہے۔ کہ طلاق حاصل کرنے کی اجازت تو ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اس کے بغیر چارہ نہیں۔ لیکن ایسی صورت اختیار کرنی چاہیئے۔ کہ طلاقوں کی روز افزوں کثرت کو روکا جا سکے۔ چنانچہ آکسفورڈ میں پچھلے دنوں وکلا کی ایک کانفرنس ہوئی جس میں اس سوال پر بھی غور کیا گیا۔ کہ عورتوں کو اپنے خاوندوں سے طلاق حاصل کرنے میں جو سہولتیں ہیں۔ ان کو کم کیا جائے۔ جو تجاویز پیش کی گئیں۔ ان میں سے ایک یہ تھی کہ:-

"اگر کوئی عورت یہ عذر پیش کرے۔ کہ اس کا خاوند پاگل ہو گیا ہے تو کم از کم تین سال تک اسے طلاق کا حق نہیں ملنا چاہیئے۔ خاوند کے عادم ہونے کی صورت میں ۵ سال کی قید لگائی جائے" (پرتاپ ۱۲ر اکتوبر)

ظاہر ہے۔ کہ جب ایسے اہم عذرات کے متعلق اس قدر پابندی عائد کرنے کی تجویز کی گئی۔ تو وہ عورتیں جو ذرا اختلافِ مرضی بات ہونے پر عدالتِ طلاق میں دوڑی جاتی۔ اور طلاق حاصل کر لیتی ہیں اُن کے متعلق یقیناً بہت زیادہ پابندیاں ضروری سمجھی گئی ہونگی ؛

حکومتِ جرمنی کا سرکلر

اسی طرح حال میں جرمنی کی نازی گورنمنٹ نے عدالتوں کے نام ایک سرکلر جاری کر کے یہ حکم دیا ہے۔ کہ اگر کوئی عورت طلاق حاصل کرنے کی درخواست دے۔ تو حتے الوسع اسے منظور نہ کیا جائے۔ بلکہ عورت کو سمجھایا جائے۔ کہ مختلف مردوں کے ساتھ شادی کرنے سے عورت کی فطری حیا۔ اور پاکیزگی تباہ ہو جاتی ہے اس لئے اسے اپنے خاوند سے نباہنی چاہیئے۔ (پرتاپ ۱۸ ستمبر)

پادریوں کی خموشی

ان حالات سے ظاہر ہے۔ کہ عیسائی حکومتیں اس بات کی ضرورت محسوس کر رہی ہیں۔ کہ عورتوں کو طلاق حاصل کرنے میں اندھا دھند جو رعایتیں دی جا چکی ہیں۔ وُہ سخت مضر ثابت ہو رہی ہیں۔ اور جب تک ایسی پابندیاں عائد نہ کی جائینگی۔ جو طلاقوں کی کثرت کو روکنے کا باعث بن سکیں۔ اس وقت تک وُہ تباہی سے نہیں بچ سکتیں۔ حیرت یہ ہے۔ کہ پادری صاحبان ان حالات میں اسی طرح خاموش بیٹھے ہیں۔ جس طرح عیسائی حکومتوں کے طلاق کی بے تحاشا اجازت دینے کے وقت خموش رہے۔ انہوں نے نہ تو طلاق کی کھلی اجازت دینے کے وقت یہ کہا۔ کہ یہ تو عیسائیت کے بالکل خلاف ہے۔ اور نہ اب وُہ کوئی ایسی صورت پیش کر رہے ہیں۔ جس پر عمل کرنے سے وُہ مشکلات دُور ہو سکیں۔ جو طلاقوں کی کثرت نے پیدا کر دی ہے وُہ بیچارے بھی کیا کریں۔ عیسائیت اس بارے میں جو تعلیم پیش کرتی ہے۔ اس پر عمل کرنا ناممکن ہے۔ اور عیسائی دُنیا جو کچھ چاہتی ہے۔ وہ عیسائیت میں نہیں۔ بلکہ اسلام میں ہے ؛

اسلام کیا کہتا ہے؟

اسلام طلاق کی اجازت تو دیتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہتا ہے۔ کہ حتے الوسع اسے منظور نہ کیا جائے۔ اور نہ صرف عورت کو سمجھایا جائے۔ کہ اسے اپنے خاوند سے نباہنی چاہیئے۔ بلکہ مرد کو بھی سمجھایا جائے۔ کہ اسے اپنی عورت سے نباہنی چاہیئے۔ چنانچہ خاوند بیوی کے درمیان کسی قسم کی کشیدگی پیدا ہو جانے کی صورت میں اسلام حکم دیتا ہے۔ ان خفتم شقاق بینهما فابعثوا حکماً من اهله وحکماً من اهلها ۔ ان یریدا اصلاحاً یوفق الله بینهما۔ کہ جب کسی میاں بیوی میں شکر رنجی پیدا ہو جائے۔ معمولی نہیں۔ بلکہ ایسی کہ وُہ خود اُسے دُور نہ کر سکیں۔ تو چاہیئے۔ کہ ایک منصف مرد کے خاندان میں سے اور ایک عورت کے خاندان میں سے مقرر کیا جائے۔ وُہ میاں بیوی کو سمجھائیں۔ اور ان کی اصلاح کریں۔ اگر مرد کی زیادتی ہو۔ تو اسے قائل کریں۔ اور اگر عورت کی زیادتی ہو۔ تو اسے اس سے باز رکھیں ؛

میاں بیوی میں مصالحت کرانے کا بہترین طریق

یہ میاں بیوی کی کشیدگی کو دُور کرنے کا ایسا عمدہ اور ایسا مفید طریق ہے۔ کہ اس سے بہتر ممکن ہی نہیں۔ اب عیسائی دُنیا طلاقوں کی کثرت اور ان کے تباہ کُن نتائج سے مجبُور ہو کر یہ تو چاہتی ہے۔ کہ طلاق حاصل کرنے کی خواہشمند عورت کو سمجھایا جائے۔ کہ اسے اپنے خاوند سے نباہنی چاہیئے۔ جیسا کہ جرمنی کی نازی گورنمنٹ نے سرکلر بھی جاری کر دیا ہے۔ لیکن وُہ یہ کام عدالتوں کا قرار دیتی ہے۔ حالانکہ جب عدالت تک نوبت پہنچ جائے۔ اور خاوند و عورت ایک دوسرے کے مدمقابل بن کر عدالت کے کٹہرے میں جا کھڑے ہوں۔ تو پھر ان کی مصالحت کا بہت کم امکان باقی رہ جاتا ہے۔ پھر عدالت کی بات کا وُہ اثر نہیں ہو سکتا۔ جو اپنے ہی خاندان سے تعلق رکھنے والے کسی ہمدرد اور خیر خواہ انسان کی بات کا ہو سکتا ہے۔ پس اس بارے میں اسلام نے جو طریق مقرر کیا ہے۔ وُہی بہترین طریق ہے ؛

طلاق کے وقت بھی احسان کرنے کا حکم

پھر اسلام نے جہاں حتے الوسع طلاق کو روکنے کی کوشش کرنے کا حکم دیا۔ اور اس کے طریق بتایا ہے۔ وہاں یہ بھی کہتا ہے۔ کہ جب طلاق دینے کے سوا چارہ نہ رہے۔ تو عورت کے رستہ میں ایسی روکاوٹیں حائل نہ کی جائیں۔ جو خواہ مخواہ اسے تکلیف اور مصیبت میں ڈالنے والی ہوں۔ بلکہ تسریح باحسان ۔ احسان کے ساتھ رخصت کر دو۔ یعنی اس وقت بھی کسی نہ کسی رنگ میں احسان کرو۔ ولا تمسکوهن ضراراً اور ان کو تکلیف ہی کے لئے نہ روکے رکھو۔ ظاہر ہے۔ کہ جو شخص علیحدگی کے وقت عورت سے ایسا سلوک کرے گا۔ وُہ انتہائی مجبوری کی حالت میں ہی علیحدگی کے لئے تیار ہو گا۔ یہ احکام بھی طلاق کی کثرت کو روکنے کا باعث ہیں۔ ان کے مقابلہ میں کوئی ایسی راہ اختیار کرنا جس کے رُو سے عیسائی ممالک کی عورتوں کو اپنے خاوندوں سے طلاق حاصل کرنے میں جو سہولتیں ہیں۔ ان کو کم کیا جائے۔ ممکن ہے اس صورت میں تو مفید ہو سکے۔ کہ عیسائی دُنیا نے جو بے جا سہولتیں دے رکھی ہیں۔ ان میں کمی ہو جائے۔ لیکن اگر جائز اور ضروری سہولتوں میں بھی کمی کر دی گئی تو ان عورتوں کے لئے مصائب کا دروازہ کھول دیا جائے گا۔ جو علیحدگی حاصل کرنے کے لئے مجبُور ہوتی ہیں۔ اور جو کسی صورت میں بھی ان خاوندوں کے ساتھ جن سے ان کی کشیدگی و ناچاقی ناقابلِ اصلاح ہو جائے۔ آرام و اطمینان کی زندگی بسر نہیں کر سکتیں ؛

غرض عیسائیت نے طلاق کی ممانعت کر کے جہاں اپنے ماننے والوں کو مصائب و آلام میں ڈال رکھا تھا۔ وہاں عیسائی حکومتیں طلاق کی عام اجازت دے کر ان مصائب میں کوئی کمی نہیں کر سکیں۔ بلکہ مزید مشکلات پیدا کر لی ہیں۔ اور جب تک وُہ راہ اختیار نہ کی جائے گی جو اسلام نے پیش کی ہے۔ اس وقت تک ان مشکلات سے عیسائی دُنیا کا نجات پانا ناممکن ہے ؛

امان اللہ کے خلاف افغانستان کا فیصلہ

ہز مجسٹی نادر شاہ والئے کابل کے قتل کے متعلق امان اللہ خان نے خوشی اور مسرت کا اظہار کر کے جہاں

مرا بمرگِ عدو جائے شادمانی نیست ؛ کہ زندگانیٔ مانیز جاودانی نیست

کو نظر انداز کر دیا۔ وہاں کابل میں واپس آکر عنانِ حکومت اپنے ہاتھ میں لینے پر آمادگی بھی ظاہر کی۔ اور بعض حلقوں میں یہ قیاس آرائیاں ہونے لگی تھیں۔ کہ ممکن ہے۔ کابل کی انقلاب انگیز زمین میں یہ انقلاب ممکن ہو جائے۔ کہ جو شخص اسے ایک ڈاکو کے حوالے کر کے خود ہوائی جہاز کے ذریعہ سے بھاگ گیا تھا اسے اپنا بادشاہ بنا لے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے امان اللہ سے اہلِ کابل اس قدر بیزار اور اتنے متنفر ہو چکے ہیں۔ کہ اس کا کابل میں آنا تو الگ رہا۔ کابل سے منسوب ہونا بھی گوارا نہیں کرتے۔ چنانچہ حال میں تمام قومی نمائندے۔ اعیانِ سلطنت۔ مذہبی قائدین۔ و علماء اور جملہ صوبجات افغانستان کے سردار جو نادر شاہ کی فاتحہ خوانی اور جدید تاجدار افغانستان ہز مجسٹی محمد ظاہر شاہ کو تختِ کابل پر متمکن ہونے کی مبارکباد پیش کرنے کے لئے کابل میں جمع ہوئے۔ انہوں نے باتفاق رائے امان اللہ کے خلاف فیصلہ کرتے ہُوئے اعلان کیا۔ کہ وُہ آیۂ کریمہ انه لیس من اهلك کے مصداق ہمارے حلقۂ اخوت سے خارج ہے۔ (انقلاب ۲۲ - نومبر)

قوم سے خارج کرنا وُہ انتہائی سزا ہے۔ جو ایک قوم اپنے کسی بگوڑے کو جو غیروں کی پناہ میں ذلت و رسوائی کی زندگی بسر کر رہا ہو دے سکتی ہے۔ اور اس سے معلُوم ہو سکتا ہے۔ کہ افغانستان کو امن حاصل ہو۔ یا نہ ہو۔ وُہ خانہ جنگی کی تباہ کُن مصیبت سے محفوظ رہے یا نہ رہے۔ امان اللہ کو وُہ کسی صورت میں برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ امان اللہ کے لئے یہی مقدر ہے۔ کہ روز بروز اپنی ذلت و رسوائی کے سامان اپنے ہاتھوں مہیا کرتا رہے ؛

حکومتِ پنجاب کا محکمہ اصلاح دیہات

حکومتِ پنجاب نے دیہات کی اصلاح اور ترقی کے لئے ایک نیا محکمہ "اصلاح دیہات" قائم کیا ہے۔ اس کے متعلق ایک مضمون حکومت کے محکمہ اطلاعات کا ارسال کردہ ہم "الفضل" کے ایک گزشتہ پرچہ میں شائع کر چکے ہیں۔ اس میں بیان کردہ امُور سے ظاہر ہے۔ کہ یہ محکمہ نہایت اہم اور ضروری ہے۔ لیکن حیرت ہے۔ باوجود اس کے کہ پنجاب کی دیہاتی آبادی عام طور پر مسلمان ہے۔ اس محکمہ کی ملازمتیں ہندوؤں کے حوالے کر دی گئی ہیں۔ اگر اس طریق عمل میں تبدیلی نہ کی گئی۔ اور مسلمانوں کو ذمہ دارانہ عہدے کم از کم اسی نسبت سے نہ دیئے گئے۔ جس نسبت سے دیہات میں ان کی آبادی ہے۔ تو ہمیں خطرہ ہے۔ ایک طرف تو یہ نیا محکمہ اپنے مقصد و مدعا میں ناکام رہے گا۔ دوسری طرف مسلمانوں کو بجائے فائدہ کے نقصان اٹھانا پڑیگا۔ ... حکومت کو اس امر کی طرف [illegible] توجہ کرنی چاہیئے ؛

احمدیت کے خلاف "سیاست" کا سلسلہ مضامین

(۱۵)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل یا برابر ہونے کا غلط الزام

اب میں ترتیب وار ان تحریرات کو لیتا ہوں۔ جن سے سید حبیب صاحب نے یہ استدلال کیا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل یا برابر ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی شان

آپ قسط سیزدہم میں لکھتے ہیں۔ "اپنے فرزند ارجمند مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی شان میں مرزا صاحب اپنی کتاب البشریٰ جلد دوم صفحہ ۲۱ پر عربی میں لکھتے ہیں کہ ترجمہ "میرا پیدا ہونے والا بیٹا گرامی و ارجمند ہو گا۔ اول و آخر کا مظہر ہو گا۔ اور رد حق اور غلبہ کا مظہر ہو گا۔ گویا اللہ تعالیٰ خود آسمان سے اتریگا۔" جب بیٹا خود اللہ ہو تا بہ پدر چہ رسد۔ اس کے بعد مرزا صاحب کا اپنے اس فرزند ارجمند کے متعلق یہ کہنا موجب حیرت نہیں۔ کہ مرزا صاحب کو الہام ہوا۔ اور ان کے لڑکے کی شان میں انہیں کسی کا یہ شعر سنایا گیا۔

اے فخر رسل قرب تو معلومم شد
دیر آمدۂ ز راہ دور آمدۂ

یہ شعر تریاق القلوب صہ ۴۲ پر درج ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب آج دنیا میں زندہ ہیں۔ محمد مصطفیٰ (فداہ ابی) ان سے پہلے دنیا میں تشریف لائے تھے۔ اگر آج یہ کہا جائے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب فخر رسل ہیں۔ تو اس کے صاف معنی یہ ہوتے ہیں۔ کہ آپ احمد مجتبیٰ (فداہ روحی) سے بھی بڑھ کر ہیں۔ اور جب بیٹے کی یہ شان ہے تو باپ کو صرف ظلی اور بروزی نبی کیسے مانا جا سکتا ہے۔"

اپنے دائرہ میں شان

یہ اعتراض کرتے ہوئے سید صاحب نے اس بات پر غور نہیں کیا۔ کہ تمام مقربان بارگاہ ایزدی علی قدر مراتب خدا تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں۔ سب سے بڑھ کر اس کے انبیاء۔ پھر ان سے نیچے اتر کر ان کے خلفاء یا امت کے اولیاء اور دیگر بزرگ۔ ان میں سے ہر گروہ روحانی ترقی کے لحاظ سے اپنے اپنے دائرہ میں اپنا درجہ رکھتا ہے۔ اور اگر ان میں سے کسی فرد کی شان کا اظہار کیا جائے۔ تو گو اس کیلئے الفاظ عام استعمال کئے گئے ہوں۔ اس سے مراد یہ ہوگی کہ اسے اپنے گروہ کے دائرہ میں یہ امتیاز حاصل ہے۔ مثلاً اگر کسی ولی یا بزرگ کی اعلیٰ شان کا اظہار کیا جائے تو اسکی وہ شان دیگر اولیاء کی نسبت سے متصور ہوگی۔ اسی طرح اگر ایک خلیفہ کی اعلیٰ شان کا اظہار کیا جائے تو اسکی وہ شان دیگر خلفاء کی نسبت سے سمجھی جائیگی۔ یہ نہیں کہ اگر کسی خلیفہ یا ولی کی اعلیٰ شان کا اظہار کیا گیا ہو۔ تو اس سے یہ مراد لیجائے کہ وہ انبیاء سے بھی یہی نسبت فضیلت رکھتا ہے گویا یہ بات ہر حال مدنظر رہنی چاہیئے کہ انبیاء کے متبعین سے کوئی خواہ اپنے دائرہ میں کتنی ہی بڑی شان رکھتا ہو۔ انبیاء سے کسی صورت میں بھی بڑھ نہیں سکتا۔ پس ایک خلیفہ یا ولی باوجود اپنے گروہ میں انتہائی ترقی حاصل کر لینے کے پھر بھی انبیاء سے نیچے ہے۔ اور اس کی شان میں جو بڑے سے بڑے الفاظ بولے جائینگے۔ ان سے مراد فقط یہ ہوگی۔ کہ وہ اپنے دائرہ میں یہ شان اور امتیاز رکھتا ہے۔ اگر اس نسبت اور اعتبار کا لحاظ نہ رکھا جائے۔ تو اولیاء امت میں سے اکثر نے ایسے ایسے عظیم الشان دعاوی کئے ہیں۔ کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔ کہ جب اطاعت کا دعویٰ کرنے والوں کا یہ حال ہے تو مطاع کی شان اس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے۔

شیخ عبد القادر صاحب رحؒ کے دعاوی

حضرت شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ہی کو لیا جائے۔ ان کے دعاوی دعاوی پر نظر کرنے سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا انہیں سب پر فضیلت حاصل ہے۔ اور ان کا مقام اتنا عظیم الشان ہے کہ جس سے آگے اور کوئی رتبہ اور مقام باقی نہیں۔ میں اس سے پیشتر ذکر کر آیا ہوں۔ کہ انہوں نے فنا نظری کے مقام کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی آیت وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمیٰ اور ید اللہ فوق ایدیھم میں یہی مقام بیان کیا گیا ہے۔ اسی طرح ایک جگہ وہ اپنے بلند مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ انا من وراء عقولکم فلا تقیسونی علیٰ احد ولا تقیسوا احداً علیّ (فتوح الغیب صہ ۲۲) یعنی مرا درجہ اتنا بلند ہے کہ جہاں تمہاری عقلیں بھی نہیں پہنچ سکتیں پس تم مجھے کسی دوسرے پر قیاس مت کرو اور نہ ہی کسی دوسرے کو مجھ پر قیاس کرو۔ اب کیا کوئی ان دعاوی کو دیکھ کر یہ کہہ سکتا ہے کہ انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضلیت یا برابری کا دعویٰ کیا ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ان دعاوی کا جو مطلب صرف اس قدر ہے کہ جس طرح انبیاء خدا تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں۔ اسی طرح اولیاء بھی اس کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں مگر نہ بہ لحاظ کمیت اور کیفیت کے۔ بلکہ اپنی روحانی قوت استعداد کے مطابق کسی قدر وہ اس مقام سے حصہ پاتے ہیں۔ اور سید عبد القادر صاحب کو اپنے دائرہ ولایت میں خاص امتیاز اور شان حاصل ہے۔ وبس پس انبیاء کا گروہ اپنے دائرے میں ہوتا ہے۔ اور باقی اولیاء اور خلفاء اپنے اپنے دائروں میں۔

قرآن کریم سے مثال

قرآن مجید نے بھی اس نسبت اور اعتبار کو ملحوظ رکھا ہے۔ چنانچہ بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے فرمایا۔ فضلتکم علی العالمین۔ یعنی ہم نے تم کو سب جہان پر فضیلت دی۔ مگر کوئی شخص بھی اس کے یہ معنے نہیں کرتا۔ کہ امت محمدیہ پر بھی امت اسرائیلی کو فضیلت حاصل ہے کیونکہ دوسری جگہ اللہ تعالیٰ نے کنتم خیر امۃ اخرجت للناس فرما کر امت محمدیہ کو تمام پہلی امتوں پر فضیلت بخشی ہے۔ پس بنی اسرائیل کے لئے جو یہ الفاظ استعمال فرمائے۔ کہ سب سے افضل ہیں ان کا مطلب یہ ہے کہ امت محمدیہ سے نیچے اتر کر باقی سب امتوں پر بنی اسرائیل کو فضیلت حاصل ہے۔

نبی اور خلیفہ میں فرق

اسی قاعدہ کے ماتحت اگر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے ان الفاظ کو دیکھیں۔ جن میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی شان کا اظہار کیا گیا ہے تو اشکال کی کوئی صورت باقی نہیں رہ جاتی۔ اس میں کیا شک ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان روحانی ترقیات کے لحاظ سے بہت بڑی ہے۔ آپ خدا تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہیں اس لئے آپ کی آمد گویا خدا تعالیٰ کی آمد ہے۔ کیونکہ ہر روحانی وجود کی آمد گویا خدا تعالیٰ کی آمد ہوتی ہے کیونکہ وہ اسکی صفات کا مظہر ہوتا ہے۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں خدا تعالیٰ کی صفات کی تجلی کا ظہور ہوا۔ اور جس طرح ان کی آمد کے وقتوں میں خدا تعالیٰ کی آمد ہوئی۔ اسی طرح یعنی اسی کیفیت اور کمیت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ذات میں خدا تعالیٰ کی صفات کی تجلی کا ظہور ہوا۔ اور اس کی آمد ہوئی۔ بلکہ ان دونوں تجلیوں اور آمدوں میں وہی نسبت ہے جو خلیفہ اور نبی میں روحانی طور پر ہوتی ہے۔

تعجب ہے۔ "گویا خدا تعالیٰ خود آسمان سے اتر آیا" کے الفاظ بھی سید حبیب صاحب کیلئے ٹھوکر اور اعتراض کا موجب ہوئے ہیں۔ اور آپ نے یہ سمجھا ہے۔ اس الہام میں "گویا خدا تعالیٰ خود آسمان سے اتر آیا" کے الفاظ سے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کو خدا قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ ان الفاظ کا تعلق "حق کا ظہور ہوگا"

کے ساتھ ہے۔ یعنی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ ایسے بین طور پر حق کا ظہور ہوگا کہ گویا آسمان سے خود خدا تعالیٰ اتر آیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود آئینہ کمالات اسلام صـ۵۷۸ میں فرماتے ہیں۔ ولد صالح ذکی مظہر الاول والاخر مظہر الحق والعلا کان اللہ نزل من السماء یظہر بجلالہ جلال رب العٰلمین۔ یعنی وہ نیک اور پاکیزہ بچہ ہوگا۔ وہ اول و آخر اور حق اور بلندی کا مظہر ہوگا۔ گویا اللہ تعالیٰ خود آسمان سے اتر آیا۔ اس کے جلال سے خدا تعالیٰ کا جو رب العٰلمین ہے۔ جلال ظاہر ہوگا۔ پس یہ نہیں فرمایا کہ وہ خدا یا خدا کا ہم رتبہ ہوگا۔ بلکہ یہ کہ وہ الٰہی جلال کا مظہر ہوگا۔

خدا کے نزول سے مراد

علاوہ ازیں خدا کے نزول سے مراد اس کی برکات کا نزول ہوتا ہے۔ جیسے حدیث میں آیا ہے۔ ینزل ربنا تبارک وتعالیٰ کل لیلۃ الی السماء الدنیا حین یبقیٰ ثلث اللیل الآخر۔ یعنی اللہ تعالیٰ ہر رات کو سب سے قریب آسمان کی طرف اترتا ہے جبکہ رات کا آخری تیسرا حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ اب کیا اس جگہ خدا تعالیٰ کے اترنے سے مراد یہ ہے کہ وہ جسمانی طور پر اترتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ اس سے مراد جیسا کہ محدثین نے لکھا ہے۔ خدا تعالیٰ کی برکات اور اس کی رحمتوں کا نزول ہے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے الہام کا مفہوم

پس ان معنوں کی رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کا حقیقی مفہوم یہ ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے وجود کے ذریعہ خدا تعالیٰ کی برکات کا نزول ہوگا۔

بڑے کا چھوٹے پر فخر کرنا

"فخر رسل" کے الفاظ پر بھی سید صاحب کا اعتراض ناواقفیت پر مبنی ہے۔ اگر وہ ذرا غور و فکر سے کام لیتے۔ تو ان کو معلوم ہو جاتا کہ جس طرح چھوٹا بڑے پر فخر کیا کرتا ہے۔ اسی طرح بعض اوقات بڑا چھوٹے پر بھی فخر کرتا ہے۔ یہ ہمارا روزمرہ کا تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ کبھی آقا غلام پر فخر کرتا ہے اور کبھی غلام آقا پر۔ اسی طرح کبھی باپ بیٹے پر فخر کرتا ہے۔ اور کبھی باپ پر بیٹا فخر کرتا ہے اور جب چھوٹا بڑے پر فخر کرتا ہے۔ تو اس کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ ایک اعلیٰ شان اور رتبہ والے کی طرف اپنی نسبت کو قابل فخر قرار دیتا ہے۔ اور جب بڑا چھوٹے پر فخر کرتا ہے۔ تو اس کے معنے یہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ اس کی فرمانبرداری۔ ہونہاری۔ قابلیت پر فخر کرتا ہے۔ پس فخر کرنا نسبتی اور اضافی امر ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جس پر فخر کیا جائے وہ فخر کرنے والے سے بڑا ہی ہو۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں۔ انی اباھی بکم یوم القیامۃ (رواہ احمد عن عتبۃ بن عبد اللہ) بن عمرو اور ابوداؤد کتاب النکاح میں آتا ہے۔ انی مکاثر بکم الامم۔ جس کے معنے عون المعبود میں لکھے ہیں۔ ای مفاخر بسببکم علیٰ سائر الامم۔ یعنی میں اپنی امت پر دوسرے انبیاء کی امتوں کے مقابل پر فخر کروں گا۔ گویا امت محمدیہ کے ہر فرد پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فخر ہے۔ مگر کیا سید صاحب اس کے یہ معنی کریں گے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نعوذ باللہ سب افراد امت سے بلحاظ رتبہ چھوٹے ہیں۔ کاش سید صاحب جس میدان کے شاہ سوار تھے۔ اسی میں جولانی طبع دکھاتے اور مذہبی امور میں دخل نہ دیتے۔ پس حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا فخر رسل ہونا ان معنوں میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس بات پر فخر کرتے ہیں۔ کہ ان کا ایک خادم ایسی اعلیٰ خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اور اپنے اولوالعزم اور صاحب ہمت ہونے میں بے نظیر ہے۔

اسم اعظم کے مظہر ہونے کا مطلب

اس کے بعد سید صاحب نے البشریٰ جلد دوم صـ۱۱۸ کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام انت اسمی الاعلیٰ (تو میرے اسم اعظم کا مظہر ہے۔ تریاق القلوب صـ۸۸) سے یہ استدلال کیا ہے کہ اس میں آپ نے اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دیا ہے۔ لیکن اگر سید صاحب نے البشریٰ کا خود مطالعہ کیا ہوتا۔ تو انہیں اس الہام سے چند سطروں کے بعد ہی حضور کا ایک اور الہام نظر آ جاتا ہے جس میں اس اعلیٰ مقام تک پہنچنے کا ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت قرار دیا گیا ہے۔ اور وہ الہام یہ ہے۔ انت تربیٰ فی حجر النبی۔ یعنی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی گود میں پرورش پا رہا ہے۔ گویا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جو مقام انت اسم الاعلیٰ میں بیان کیا گیا ہے اس تک پہنچنے کا باعث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنار عاطفت میں تربیت پانا ہے پس یہ افضلیت کا دعویٰ نہیں بلکہ اتباع کا دعویٰ ہے۔ علاوہ ازیں میں اس سے قبل عرض کر چکا ہوں کہ ہر شخص کا دائرہ محدود ہے اور اسی کی شان میں جو بڑے سے بڑا لفظ بھی بولا جائے گا۔ اس سے مراد صرف یہ ہوگی کہ وہ اپنے دائرہ میں امتیاز رکھتا ہے۔ اس اصل کے ماتحت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام اپنے دائرہ کے ساتھ مخصوص ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دائرہ سے نیچے ہے۔

عجیب استدلال

چوتھے نمبر پر آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام "خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے اور تیری طرف چل کر آتا ہے" کو پیش کیا ہے۔ مگر میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی۔ کہ سید صاحب نے اس الہام سے یہ استدلال کیونکر کیا۔ کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں تمام انبیاء اور اپنے نیک بندوں کی تعریف نہیں کی۔ اگر کی ہے اور یقیناً کی ہے۔ تو کیا وہ سب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل ہوئے۔ اگر آپ کا استدلال "خدا تیری طرف چل کر آتا ہے" کے الفاظ سے ہے۔ تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ ان سے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر افضلیت کا استدلال نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ حدیث قدسی میں آتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ اگر میرا بندہ ایک بالشت میری طرف آئے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف جاتا ہوں۔ اور اگر وہ میری طرف ایک ہاتھ آئے۔ تو میں دو ہاتھ بھر اس کی طرف جاتا ہوں۔ واذا اتانی یمشی اتیتہ ھرولۃ (بخاری) یعنی جب وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہوں۔ اس حدیث کے معنے کرتے ہوئے تاج العروس میں لکھا ہے وھو مثل القرب الطاف اللہ عزوجل اذا تقرب الیہ بالاخلاص والطاعۃ۔ یعنی خدا کے بھاگ کر قریب ہونے سے مراد یہ ہے کہ جب انسان اخلاص اور اطاعت سے خدا کے قریب ہوتا ہے تو خدا کی عنایات اس کے قریب ہو جاتی ہیں۔ اور اسی رتبہ کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس الہام میں اشارہ ہے۔ اس سے یہ کیسے ثابت ہوا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے برابر یا افضل ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ اعتراض کرنے سے پہلے کم از کم اتنا تو سوچ لینا چاہیئے۔ کہ اس کی کوئی بنیاد بھی ہے یا کہ نہیں۔

خدا کی لگائی ہوئی باڑ

پانچویں نمبر پر سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام انی حمی الرحمٰن (میں خدا کی لگائی ہوئی باڑ ہوں) پیش کیا ہے مگر میں یہاں بھی نہیں سمجھ سکا۔ کہ سید صاحب نے اس سے کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضلیت یا برابری کے دعویٰ کا استدلال کیا ہے۔ اس کا مطلب تو صرف اس قدر ہے کہ مجھے خدا تعالیٰ نے اسلام کی حفاظت کے لئے بھیجا ہے۔ تا میں مخالفین اسلام کے حملوں کی مدافعت کروں۔ اور میں اس لحاظ سے باڑ کا حکم رکھتا ہوں۔ یعنی جس طرح کھیت کے اردگرد باڑ اس غرض سے لگائی جاتی ہے۔ کہ اس میں جانور داخل ہو کر اس کو خراب نہ کر دیں اسی طرح مجھے خدا تعالیٰ نے اسلام کی باڑ قرار دیا ہے۔ رحمٰن کی طرف باڑ کی اضافت سے یہ ظاہر کرنا مقصود ہے کہ اس باڑ کو خدا تعالیٰ نے لگایا ہے۔ دبس

صریح غلط بیانی

چھٹے نمبر پر سید صاحب لکھتے ہیں۔ "انجام آتھم کے صـ۷۸ پر آپ لکھتے ہیں کہ آیت وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ان (مرزا صاحب) کی شان میں نازل ہوئی۔ نہ کہ رسول اللہ (فداہ ابی) کی شان میں اسی طرح اربعین کے صـ۲ د۵ پر لکھتے ہیں۔ کہ رسول احمد صلعم کو داعی الی اللہ و سراج منیر کے جو خطاب دیئے گئے تھے وہ مجھے بھی عطا ہوئے۔" سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف یہ بات منسوب کرتے ہیں کہ حضور نے

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کی آیت کے متعلق لکھا ہے کہ یہ میری شان میں نازل ہوئی نہ کہ رسول امی لقب کی شان میں" صریح غلط بیانی سے کام لیا ہے۔ یہ الفاظ قطعاً حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نہیں۔

آیات قرآنی کا نزول

اگر قرآن مجید کی کوئی آیت کسی دوسرے شخص پر الہاماً نازل ہو۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہوتے کہ وہ اس آیت کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بجائے اپنی شان کے ساتھ مخصوص کرتا ہے دیکھئے حضرت خواجہ میر درد صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے علم الکتاب صـ۶۲ میں زیر عنوان "تحدیث نعمت الرب" بہت سی قرآنی آیات کے متعلق لکھا ہے۔ کہ وہ مجھ پر بذریعہ الہام نازل ہوئیں اور ان میں سے کئی آیات ایسی ہیں۔ جن میں اللہ تعالےٰ نے خاص طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کیا ہے جیسے لا تتبع اھوائھم واستقم کما امرت۔ وانذر عشیرتک الاقربین۔ ووجدک ضالا فھدیٰ وغیرہ

اسی طرح حضرت سید عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ثم ترفع الی الملک الاکبر فتخاطب بانک الیوم لدینا مکین امین (فتوح الغیب مقالہ ۲۸) یعنی جب تو رتبہ فنا میں کمال کو پہنچ جائے گا تو تیرا خدا تعالیٰ کی طرف رفع کیا جائے گا۔ اور خدا تجھے انک الیوم لدینا مکین امین کہہ کر مخاطب کرے گا۔ اور یہ آیت سورہ یوسف کی ہے۔ نیز شرح فتوح الغیب فارسی صـ۳۳ میں لکھا ہے آپ پر آیت واصطفیتک لنفسی کئی دفعہ الہاماً نازل ہوئی۔

پھر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق آیا ہے کہ ان کو ان کے صاحبزادے محمد یحییٰ کے متعلق قبل از ولادت یہ الہام ہوا۔ انا نبشرک بغلام اسمہ یحییٰ (مقامات امام ربانی صـ۱۳۶ مطبوعہ دہلی) اور یہ آیت سورہ مریم کی ہے۔ پس قرآن مجید کی آیات کا کسی دوسرے شخص پر الہاماً نازل ہونا صاحب کشوف والہامات اولیاء امت کے نزدیک جائز ہے۔ بلکہ ایسی آیات جو خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں نازل ہوئیں۔ بطریق وراثت و پیروی حضور کے متبعین پر بھی نازل ہو سکتی ہیں۔ مگر حضور علیہ السلام بالاصالہ ان کے مصداق ہونگے اور جن پر وہ آیات بطور وراثت نازل ہوں وہ ظلی طور پر۔ جیسے حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ "طفیلی ہر چند جلیس و ہم لقمہ است اما طفیلی طفیلی است" (مکتوبات امام ربانی جلد سوئم مکتوب صـ۱۲۲) یعنی طفیلی اگرچہ اپنے اصل کے ساتھ ہم لقمہ و ہم جلیس ہوتا ہے۔ مگر دونوں میں فرق ظاہر ہے وہ اصل ہے اور یہ طفیلی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی براہین احمدیہ جلد چہارم حاشیہ در حاشیہ صـ۲۸۸ تا صـ۲۸۹ میں تحریر کئے یہ الفاظ فرمائے۔ اور جن کا حوالہ اس سے پیشتر گذر چکا ہے۔

فرماتے ہیں۔" ان کلمات کا حاصل مطلب تلطفات اور برکات الٰہیہ ہیں۔ جو حضرت خیر الرسل کی متابعت کی برکت سے ہر ایک کامل مومن کے شامل حال ہو جاتی ہیں۔ اور حقیقی طور پر مصداق ان سب عنایات کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور دوسرے سب طفیلی ہیں۔ اور اس بات کو ہر جگہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہر ایک مدح و ثنا جو کسی مومن کی الہامات میں کی جائے۔ وہ حقیقی طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح ہوتی ہے اور وہ مومن بقدر اپنی متابعت کے اس مدح سے حصہ حاصل کرتا ہے اور وہ بھی محض خدائے تعالیٰ کے لطف اور احسان سے نہ کسی اپنی لیاقت اور خوبی سے"

نیز براہین احمدیہ حصہ سوئم حاشیہ در حاشیہ صـ۲۴۲ و صـ۲۴۳ میں تحریر فرماتے ہیں۔" اس جگہ یہ وسوسہ دل میں نہیں لانا چاہیئے۔ کہ کیونکر ایک ادنیٰ امتی آں رسول مقبول م کے اسماء یا صفات یا محامد میں شریک ہونگے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے۔ کہ حقیقی طور پر کوئی نبی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات قدسیہ میں شریک یا مساوی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ تمام ملائکہ کو بھی اس جگہ برابری کا دم مارنے کی جگہ نہیں۔ چہ جائیکہ کسی اور کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات سے کچھ نسبت ہو۔ مگر اے طالب حق! ارشدک اللہ تم متوجہ ہو کر اس بات کو سنو کہ خداوند کریم نے اس غرض سے کہ تا ہمیشہ اس رسول مقبول کی برکتیں ظاہر ہوں۔ اور تا ہمیشہ اس کے نور اور اس کی قبولیت کی کامل شعاعیں مخالفین کو ملزم و لاجواب کرتی رہیں۔ اسی طرح پر اپنی کمال حکمت اور رحمت سے انتظام کر رکھا ہے کہ بعض افراد امت محمدیہ کو جو کمال عاجزی اور تذلل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار کرتے ہیں اور خاکساری کے آستانہ پر پڑ کر بالکل اپنے نفس سے گئے گزرے ہوتے ہیں۔ خدا ان کو فانی اور ایک مصفا شیشے کی طرح پاکر اپنے رسول مقبول کی برکتیں ان کے وجود بے نمونہ کے ذریعہ سے ظاہر کرتا ہے اور جو کچھ منجانب اللہ ان کی تعریف کی جاتی ہے یا کچھ آثار اور برکات اور آیات ان سے ظہور پذیر ہوتی ہیں۔ حقیقت میں مرجع تام ان تمام تعریفوں کا اور مصدر کامل ان تمام برکات کا رسول کریم ہی ہوتا ہے۔ اور حقیقی اور کامل طور پر وہ تعریفیں اسی کے لائق ہیں اور وہی ان کا مصداق اتم ہوتا ہے۔ مگر چونکہ متبع آں سرور کائنات کا اپنے غایت اتباع کی جہت سے اس شخص نورانی کے لئے کہ جو وجود وجود حضرت نبوی ہے مثل ظل کے ٹھہر جاتا ہے۔ اس لئے جو کچھ اس شخص مقدس میں انوار الٰہیہ پیدا اور ہویدا ہیں انکے اس ظل میں بھی نمایاں اور ظاہر ہوتے ہیں۔ اور سایہ میں اس تمام وضع اور انداز کا ظاہر ہونا کہ جو اس کے اصل میں ہے ایک ایسا امر ہے جو کسی پر پوشیدہ نہیں۔ ہاں یہ سایہ اپنی ذات میں قائم نہیں اور حقیقی طور پر کوئی فضیلت اس میں موجود نہیں۔ بلکہ جو کچھ اس میں موجود ہے وہ اس کے شخص اصلی کی ایک تصویر ہے جو اس میں نمودار اور نمایاں ہے"۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کس قدر کھول کھول کر اس امر کی وضاحت فرما دی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صفات اور محامد میں برابری یا شرکت کا دعویٰ نہیں کیا گیا۔ بلکہ مراد صرف یہ ہے کہ حقیقی مصداق تو ان تمام محامد اور صفات کے آنحضرت ہیں۔ ہاں ظلی طور پر حضور علیہ السلام کے متبعین پر بھی ان کا پرتو پڑتا ہے۔ پس ان واضح ارشادات کے بعد کسی شخص کو یہ حق حاصل نہیں کہ خواہ نخواہ زبان طعن دراز کرے۔ ہاں اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ فرمایا ہوتا کہ یہ محامد اور صفات میرے لئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نہیں۔ تو بیشک یہ اعتراض جو سید صاحب نے کیا ہے۔ درست ہو سکتا تھا۔

علاوہ ازیں یہ بھی تو سوچنا چاہیئے۔ کہ ہر لفظ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں قرآن مجید میں آیا ہے۔ وہ اگر کسی اور کے لئے بھی استعمال کیا جائے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہے۔ مثلاً قرآن مجید میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول کہا گیا ہے اور اسی طرح حضرت موسیٰؑ۔ عیسیٰؑ۔ حضرت ابراہیم علیہم السلام اور دیگر انبیاء کو بھی نبی اور رسول کہا گیا ہے تو کیا اس کے یہ معنے ہیں کہ یہ سب نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر ہیں۔ پس ایک لفظ کا دو شخصوں کے لئے بولا جانا اس امر کو ضروری طور پر مستلزم نہیں۔ کہ ان دونوں کا درجہ اور مرتبہ بھی برابر ہے۔

خطبہ الہامیہ کے حوالے

ساتویں نمبر پر سید صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب خطبہ الہامیہ کے صفحات ۸-۱۹-۳۰-۳۵-۱۵۸ اور ۱۷۱ کی عبارات سے کتر بیونت کر کے چند ایسے اقتباسات درج کئے ہیں۔ جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مقام اور رتبہ کو بیان فرمایا ہے۔ میں نے وہ تمام اقتباسات پڑھے ہیں۔ مگر کسی ایک میں بھی مجھے کوئی ایسی بات نظر نہیں آئی جس میں آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل یا برابر ہونے کا دعویٰ کیا ہو۔ بلکہ تمام الفاظ ایسے ہیں جن میں دیگر اولیائے امت پر اپنی فضیلت کا اظہار فرمایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا سردار کہا ہے جیسا کہ سید صاحب نے جو الفاظ نقل کئے ہیں۔ ان میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے "میرے سردار خیر المرسلین" کے الفاظ موجود ہیں۔

یہ الفاظ کہ "مجھے کسی پر قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو مجھ پر" انہی معنوں میں ہیں۔ جن میں سید عبد القادر صاحب جیلانی رحم

(خاکسار۔ علی محمد اجمیری قادیان)

تجارت اور اسلام

اسلام میں اس بات کو ناپسند کیا گیا ہے۔ کہ کوئی انسان اپنی ضروریات کے لئے دوسروں کا دست نگر بن کر زندگی بسر کرے۔ اور باوجود ہمت وطاقت رکھنے کے اوروں کے لئے بوجھ بنا رہے۔ اس کے مقابل میں اس بات کو بہت پسندیدگی کی نظر سے دیکھا ہے کہ انسان اپنا مشکل آپ بننے کی کوشش کرے۔ اور اپنی محنت ومشقت سے ضروریات زندگی حاصل کرے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ما اکل احد طعاماً قط خیرا من ان یاکل من عمل یدیہ وان نبی اللہ داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کان یاکل من عمل یدیہ۔ یعنے کسی شخص نے اس سے بہتر کھانا کبھی نہیں کھایا۔ جو کہ اس نے اپنے ہاتھ سے کمایا۔ اور داؤد نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ہاتھ سے کما کر کھایا کرتے تھے۔ پھر فرمایا الید العلیا خیر من الید السفلیٰ کہ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ یعنے مانگنے والے کی نسبت دینے والا اعلےٰ درجہ رکھتا ہے۔ پس مومن کو ہر وہ کام خوشی سے کرنا چاہیئے۔ جو کسب حلال کا ذریعہ ہو۔ اور کسی ایسے کام کے کرنے سے عار نہیں ہونی چاہیئے۔ جسے اسلام نے ناجائز قرار نہیں دیا۔ لیکن تجارت ایک ایسا کاروبار ہے۔ جس کا قرآن کریم اور احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خاص طور پر ذکر آتا ہے۔ سورہ جمعہ میں خدا تعالےٰ نے تجارت کو فضل قرار دیا۔ اور ارشاد فرمایا ہے۔ فاذا قضیت الصلوٰۃ فانتشروا فی الارض وابتغوا من فضل اللہ کہ جب جمعہ کی نماز ہو چکے تو تم زمین میں پھیل جاؤ۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل کو تلاش کرو یعنی جس چیز کو خدا تعالےٰ نے فضل قرار دے۔ اس سے خصوصیت کے ساتھ فائدہ اٹھانا ضروری ہے۔ مگر افسوس کہ موجودہ زمانہ میں مسلمان دوسری تمام اقوام سے تجارت میں بہت پیچھے ہیں حالانکہ اگر وہ اسلام کے بتائے ہوئے اصول پر عمل کرتے ہوئے تجارت کی طرف متوجہ ہوتے۔ تو سب سے آگے ہوتے ٭

میں اس مضمون میں اسلام کے پیش کردہ ان اصول کا ذکر کروں گا۔ جو تجارت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اسلام نے تجارتی کاروبار کے متعلق ایک اہم اصول سورہ بقرہ رکوع ۳۹ میں بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرمایا یا ایہا الذین آمنوا اذا تداینتم بدین الی اجل مسمی فاکتبوہ ولیکتب بینکم کاتب بالعدل ولا یاب کاتب ان یکتب کما علمہ اللہ فلیکتب ولیملل الذی علیہ الحق ولیتق اللہ ربہ ولا یبخس منہ شیئا ۔ فان کان الذی علیہ الحق سفیہا او ضعیفا او لا یستطیع ان یمل ہو فلیملل ولیہ بالعدل واستشہدوا شہیدین من رجالکم ۔ فان لم یکونا رجلین فرجل وامرأتان ممن ترضون من الشہداء ان تضل احدہما فتذکر احدہما الاخریٰ ولا یاب الشہداء اذا ما دعوا ۔ ولا تسئموا ان تکتبوہ صغیرا او کبیرا الی اجلہ ۔ ذلکم اقسط عند اللہ واقوم للشہادۃ وادنیٰ الا ترتابوا الا ان تکون تجارۃ حاضرۃ تدیرونہا بینکم فلیس علیکم جناح الا تکتبوہا واشہدوا اذا تبایعتم ولا یضار کاتب ولا شہید ۔ وان تفعلوا فانہ فسوق بکم واتقوا اللہ ویعلمکم اللہ واللہ بکل شیء علیم ۔ (سورۃ بقرہ رکوع ۳۹)

یعنے وقت مقررہ کے لئے کوئی لین دین کرو۔ تو اسے لکھا جایا کرو۔ لکھنے والا امین شخص ہو۔ انصاف وعدل کو پیش نظر رکھتے ہوئے لکھا جائے۔ اور اس کے لئے دو گواہ رکھے جائیں۔ اگر دو مرد نہ مل سکیں۔ تو ایک مرد اور دو عورتوں کو گواہ بنا لیا جائے۔ ان گواہوں کا فرض ہوگا۔ کہ جب ان کی شہادت کی ضرورت ہو۔ تو وہ شہادت دیں۔ اور خواہ معاملہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ اس کے لکھنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہیئے۔ ہاں اگر تجارت نقد بہ نقد ہو۔ تو اس وقت اگر تم نہ لکھو۔ تو کوئی حرج کی بات نہیں۔ مندرجہ بالا آیات میں اللہ تعالےٰ نے تجارت کو دو حصوں میں تقسیم فرمایا ہے۔ ایک حصہ وہ ہے۔ جو ادھار ہے۔ اور دوسرا وہ جو نقد ہے۔ ادھار کے متعلق اصولی طور پر فرما دیا۔ کہ جب تم کوئی خرید وفروخت کرو۔ تو اس کو لکھ لیا کرو۔ اور دو گواہ بھی رکھ لیا کرو۔

پھر یہ فرمایا۔ کہ خرید وفروخت خواہ تھوڑی ہو۔ یا زیادہ۔ اس کو ضرور لکھ لینا چاہیئے۔ تاکہ بائع اور مشتری میں کسی قسم کا جھگڑا نہ پیدا ہو۔ دوسری قسم کی بیع نقد کے متعلق فرمایا۔ کہ اگر اس کو نہ لکھا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ تجارتی معاملات اگر ان احکام کے ماتحت کئے جائیں تو جہاں آپس کے معاملات میں کسی قسم کی الجھن نہ پڑے۔ کوئی جھگڑا نہ پیدا ہو۔ وہاں تجارت کو ترقی دینے کا کافی موقعہ ملے کیونکہ عام طور پر تجارتی کام اس سے برباد ہوتا ہے۔ کہ قرض دیئے ہوئے مال کی قیمت واپس نہیں ملتی۔ یا وقت مقررہ پر واپس نہیں ملتی اور اس کے حاصل کرنے میں جھگڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر باقاعدہ تحریر موجود ہو۔ اور اس کے گواہ موجود ہوں۔ تو ان جھگڑوں کا تدارک ہو سکتا ہے۔

دوسرا اصول تجارتی ترقی کے لئے یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ

یا ایہا الذین آمنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارۃ عن تراض منکم

(سورۂ نساء رکوع ۵)

یعنے اے مومنو تم آپس میں ایک دوسرے کا مال ناجائز طور پر نہ کھاؤ۔ ہاں اگر تجارت تمہاری رضامندی سے ہو۔ تو کر لو۔ اس میں ہر قسم کے فریب۔ دھوکہ وغیرہ ناجائز افعال سے منع کر دیا گیا ہے۔ اور دیانت داری وسعادت شعاری کے ساتھ تجارت کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بارے میں یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء والصلحین کہ صداقت شعار اور دیانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاءؑ صدیقین شہداء اور صالحین کی معیت میں ہوگا۔ اگر تاجر پیشہ لوگ اس اصل کے ماتحت کاروبار کریں۔ تو یقیناً ان کو ترقی حاصل ہو۔ اور کسب حلال میں آسانی میسر آئے۔ لیکن افسوس کہ عام طور پر اس کا لحاظ نہیں رکھا جاتا۔ اور یہ سمجھا جاتا ہے کہ ہر ناجائز طریق سے خرید وفروخت میں کام لے کر وہ تجارتی کاروبار کو ترقی دے سکیں گے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سب کچھ برباد ہو جاتا ہے۔ اور وہ ہاتھ ملتے رہ جاتے ہیں۔

تیسرا اصل جو اللہ تعالےٰ نے تجارت کے لئے مقرر فرمایا ہے وہ یہ ہے۔ کہ اوفوا بالعہد ان العہد کان مسئولا۔ سورۃ بنی اسرائیل رکوع ۴۔ ترجمہ۔ اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ کیونکہ عہد ایک ایسی چیز ہے۔ جس کے متعلق پوچھا جائے گا۔ تجارت میں عہدوں کا پورا کرنا نہایت ضروری ہے۔ جب تک بائع اور مشتری اپنے اپنے عہد کو پورا نہ کریں۔ تجارتی کاروبار نہیں چل سکتا۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں ان خیر الناس عند اللہ احسنہم قضاءً۔ کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہتر لوگ وہ ہیں۔ جو کہ معاملات کی ادائیگی میں اچھے ہوں۔ پھر فرمایا۔ مطل الغنی ظلم۔ یعنی مالدار کا قرضہ کی ادائیگی میں دیر کرنا ظلم ہے۔ اس طرح تجارت کو نقصان پہنچ جاتا ہے۔ ادہر امراء کو یہ فرمایا۔ ادہر تاجروں کو یہ ہدایت کی کہ وہ بھی غریب اور تنگ دست کو تنگ نہ کریں۔ بلکہ فراخی تک مہلت دیں۔ چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں من انظر معسرا او وضع عنہ انجاہ اللہ من کرب یوم القیامۃ کہ جس شخص نے غریب اور مفلس کو مہلت دی۔ اور اس سے درگذر کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے عوض میں قیامت کے دن کی گھبراہٹ سے نجات دے گا۔ پس تاجروں کو چاہیئے۔ کہ مفلسوں سے درگذر کر کے خدا کی رضا حاصل کریں (خاکسار رحمت اللہ مولوی فاضل)

ضروری اعلان

چندہ بھیجنے والے دوست نوٹ فرمائیں

کسی تحریر کا جو ناظر بیت المال کے نام منی آرڈر کے کوپن پر لکھی گئی ہو۔ یا بیمہ کے خط میں جس میں تفصیل چندہ بھی درج ہو تحریر کی گئی ہو۔ دفتر بیت المال کو موصول ہونا ضروری نہیں۔ خواہ وہ منی آرڈر یا بیمہ ناظر بیت المال کے نام ہی کیا گیا ہو۔ کیونکہ تمام چندے خواہ منی آرڈر میں ہوں۔ خواہ بیمہ میں ہوں۔ اور خواہ کسی اور طریق پر ارسال کئے گئے ہوں۔ وہ سب کے سب دفتر محاسب میں وصول کئے جاتے ہیں۔ اور دفتر محاسب کلیتہً آزاد ہے۔ اس پر کوئی پابندی نہیں۔ کہ وہ ایسے مضمون سے ناظر بیت المال کو مطلع کرے

اسی طرح کسی رقم کا کسی مطلوب تفصیل کے ساتھ داخل نہ ہونا یا رسید کا نہ پہنچنا۔ اس کا تعلق بھی ناظر بیت المال سے مطلق نہیں ہے اس لئے ایسے امور کے متعلق اگر کوئی خط لکھنا ہو۔ تو محاسب صاحب کو لکھنا چاہئیے۔ ناظر بیت المال ایسے خطوط کو سوائے اس کے کہ دفتر محاسب کو بھیج دے۔ اور کوئی کارروائی نہیں کر سکتا۔ پس احباب آگاہ رہیں۔ کہ رسیدات کی تفصیل اور تفصیلات کی کمی یا بیشی کی نسبت براہ راست محاسب کو لکھا کریں۔ اور اگر ناظر بیت المال کے کسی خط کا جواب دینا ہو۔ یا اپنا بجٹ یا حساب دریافت کرنا ہو تو کسی کوپن یا بیمہ میں تحریر نہ کیا جائے۔ کیونکہ ان میں صرف تفصیل ہی درج ہونی چاہئیے۔ نہ کہ کوئی اور بات

بہت سے دوستوں کے ہر قسم کے شکایات کے خطوط موصول ہوتے ہیں۔ اور اس طرح حسابات میں پیچیدگیاں بڑھتی ہیں۔ اس لئے یہ چند سطور شائع کی گئی ہیں ؛ (ناظر بیت المال)

انجمن احمدیہ لاہور کی چندہ میں باقاعدگی

فنانشل سکرٹری صاحب انجمن احمدیہ لاہور کی رپورٹ سے ظاہر ہے جس کی مرکزی دفتر سے بھی تصدیق ہوتی ہے۔ کہ یہ جماعت چندہ کی باقاعدگی میں نمایاں ترقی کر رہی ہے۔ اس جماعت کا سالانہ بجٹ ۴۰۰۰ ہے لیکن ششماہی مختتمہ (یعنے یکم مئی لغایت آخر اکتوبر ۱۹۳۳ء) میں یہ جماعت بمقابلہ ۲۰۰۰ کے مبلغ ۹-۱۲-۲۱۶۶ روپے داخل کرانے میں کامیاب ہوئی ہے۔ گویا ۹-۱۲-۱۶۶ روپے زیادہ داخل کرائے ہیں۔ اس فراہمی چندہ میں بابو فضل دین صاحب فنانشل سکرٹری لاہور۔ چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹر برادر چودھری ظفر اللہ خان صاحب چودھری عبد الکریم صاحب بابو بشیر احمد صاحب و حکیم سراج دین صاحب و بابو غلام محمد صاحب کی کوشش خاص طور پر قابل شکریہ ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ میں امید رکھتا ہوں۔ کہ آئندہ بھی چندہ کی فراہمی کے متعلق اسی طرح کوشش کو جاری رکھتے ہوئے سال تمام پر اپنی کوشش کے عمدہ نتائج پیش کریں گے ؛ (ناظر بیت المال قادیان)

گوشوارہ کارکردگی جماعت ہائے انصار اللہ

بابت ماہ ستمبر

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد انصار اللہ	تعداد تعلیمی اجتماع	تعداد افراد زیر تبلیغ	پمفلٹ و اشتہارات	پبلک جلسے یا مناظرے	تعداد دیہات زیر تبلیغ
۱	خوشاب	۷	۵	۲۷	۸	۹	خاص شہر خوشاب
۲	مریح	۶	۶	۱۴	۹	۱	۶
۳	میانی افغاناں	۱	x	۱۰	x	x	۲
۴	اودھمر	۹	x	۳	x	x	۲
۵	اجمیر	۴	۵	۲۶	۶	۳	۱
۶	بھیرہ	۱۴	۱۲	۱۴	۳	۴	خاص بھیرہ
۷	انبالہ شہر	۱۳	۱۲	x	۲	x	خاص انبالہ شہر
۸	چک نمبر ۹ شمالی	۷	۶	۳۰	x	۲	چک ۹ شمالی
۹	گوجرانوالہ	۱۴	۹	۱۰	ایک ہزار ٹریکٹ	۲	شہر گوجرانوالہ
۱۰	محمود آباد فارم	۵	۵	۲۰	۱۰	۱	۳
۱۱	احمدی پور	۹	۸	x	۷	۱	۴
۱۲	نابھہ	۸	۱۸	۴	x	x	۲
۱۳	سنور	۱۳	۷	۲۰	بذریعہ کتب	x	x
۱۴	سامانہ	۱۸	۱۱	۷۶	x	x	۵
۱۵	پھیرو چیچی	۳۴	۳۴	x	۲۰	x	۹
۱۶	سٹروعہ	۲۰	x	۸۰	x	۲	۷
۱۷	صالح نگر	۸	۵	۱۲۵	x	x	۵
۱۸	جالندھر چھاؤنی	۷	۷	۲۱	۸۰۰ ٹریکٹ	۱	۶
۱۹	غوث گڑھ	۲۰	۱۲	۲۰	x	۴	۲۰
۲۰	سرائے نورنگ	۸	۷	۳۱	۵	x	۶
۲۱	کریام	۱۷	۱۵	۸۳	۶	x	۴
۲۲	سنگرور	۱۱	۵	۵۰	x	x	۱
۲۳	شاہجہان پور	۹	۶	۲۹	۳۰	x	۱
۲۴	نج کدل سرینگر	۱۰	۶	۳۱	۵	x	۷
۲۵	لاڑکانہ	۱۷	۸	۸۰	۶۰	x	۱۶
۲۶	جہلم	۱۱	۶	x	۹	x	x
۲۷	فیروزپور شہر	۱۸	۹	۶۰	x	۸	خاص شہر
۲۸	حافظ آباد	۱۶	۱۰	۹۰	x	۱	۴

(ناظر دعوت و تبلیغ)

قادیان میں سکنی اراضی خریدنے کا بہترین موقعہ

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر عموماً سکنی اراضی کی قیمت میں تخفیف کر دیجاتی ہے چنانچہ اس دفعہ بھی جلسہ کے موقعہ پر قیمتیں تخفیف شدہ رہینگی۔ اور یہ تخفیف یکم دسمبر سے لیکر ۳۱ جنوری ۱۹۳۴ء تک رہیگی پس احباب اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ اور جلسہ پر آتے ہوئے اپنی اپنی جگہ سے فیصلہ کر کے آئیں کہ کسقدر اور کس حصہ میں زمین درکار ہے عام قطعات میں نصف کنال سے کم اور بڑی سڑک کے اوپر دو کنال سے کم کا قطعہ فروخت نہیں ہوگا سوائے ایسی صورتوں کے جن میں کسی قطعہ کی صورت خاص ہو قیمتیں ہر موقعہ کیلئے علیحدہ علیحدہ مقرر ہیں جنمیں کمی بیشی نہیں ہوگی اس وقت محلہ جات دارالبرکات (بالمقابل ریلوے اسٹیشن) اور دارالرحمت میں اچھے اچھے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ اس کے علاوہ بعض دوسرے متفرق قطعات اور مکانات بھی قابل فروخت موجود ہیں۔ فقط۔ والسلام

المعلن:۔ خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ایم اے ۱۸/۱۱/۳۳

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم دسمبر ۱۹۳۳ء سے نارتھ ویسٹرن ریلوے پر تیسرے درجہ کے کرایہ میں حسب ذیل تبدیلیاں کی گئی ہیں۔

	موجودہ نرخ	آئندہ کیلئے شرح
ایک سے پچاس میل	۲ ۱/۴ پائی فی میل	۳ پائی فی میل
۵۱ سے ۳۰۰ میل	۳ " "	۲ ۳/۴ " "
۳۰۱ میل اور اس سے اوپر	" "	۲ ۱/۲ "

تجربہ کے طور پر کرایہ جات میں یہ تبدیلیاں فی الحال چھ ماہ کے لئے کی گئی ہیں۔

چیف کمرشیل مینجر۔ این۔ ڈبلیو۔ آر لاہور

نارتھ ویسٹرن ریلوے

یکم دسمبر سے مندرجہ ذیل تبدیلیاں عمل میں لائی جائیں گی۔

۱۔ ۶۲۴ ڈاؤن لائل پور۔ روانگی ۵۸-۹ جڑانوالہ آمد ۸-۱۱

۲۔ نمبر ۱۷۹ اپ / ۱۸۰ ڈاؤن اور ۱۶۱ اپ ملتان چھاؤنی خانے وال کا نمبر ۱۴۴ اپ ۔ ۶۴۴ ڈاؤن اور ۱۰۳ اپ رکھا گیا ہے۔ اور یہ گاڑیاں تھرڈ ٹرینوں کی طرح مندرجہ ذیل طریق پر چلیں گی۔

(الف) ۱۴۴ اپ / ۱۴۴ ڈاؤن ملتان چھاؤنی اور لاہور کے درمیان براستہ لائل پور اور سانگلہ ہل

(ب) ۶۴۴ ڈاؤن وزیرآباد اور ملتان چھاؤنی کے درمیان

اور (ج) ۱۰۳ اپ ملتان چھاؤنی اور لاہور کے درمیان براستہ مین لائین۔

۳۔ ۱۳۹ اپ دہلی روانگی ۵-۱۷ میرٹھ چھاؤنی آمد ۲۰-۱۹

۴۔ ۲۲۷ اپ قادیان بجائے روانگی ۲۵-۱۵ بٹالہ آمد ۵۸-۱۵

سٹیشن ماسٹروں سے درمیانی سٹیشنوں کے اوقات دریافت کئے جائیں۔

چیف آپریٹنگ سپرنٹنڈنٹ لاہور

جماعت میں سلائی کی پہلی تصنیف

جو احمدی نے احمدیوں کیلئے تیار کی ہے

میں نے فن خیاطی پر ایک کتاب لکھی ہے۔ جس کا نام مجموعہ ہدایات خیاطاں ہے جس کو پڑھ کر ہر ایک انسان فن خیاطی کی حقیقت کو آسانی سے پا سکتا ہے اور ایسی کتاب کا ہر ایک گھر میں رکھنا بہت مفید ہوگا۔ اس کتاب سے نہ صرف درزی ہی فائدہ اٹھا سکتے ہیں بلکہ ہر عام و خاص کیلئے بھی مفید ہے

ملنے کا پتہ:۔ کے ڈین ۱۴ مال روڈ لاہور

امریکن کوٹوں کی قیمت میں نمایاں کمی

اس فرم کے کارکن احمدی ہیں۔ احمدیوں سے خاص رعایت

امریکن کوٹوں کی تازہ سربند گانٹھیں جس سے ہر شخص موسم سرما کے چند ماہ میں قلیل سرمایہ سے کافی فائدہ حاصل کر سکتا ہے ہم سے طلب کریں۔ کرایہ مال گاڑی اور پانچ روپیہ سیکڑہ کمیشن بذمہ کمپنی۔ چہارم رقم پیشگی آنے پر تعمیل آرڈر کی جاتی ہے۔ جموں اور کشمیر میں سربند گانٹھ انڈر کسٹم بانڈ روانہ کی جاتی ہے۔

قسم مال	درجہ خاص	اول	دوم	سوم	تعداد کوٹ
مردانہ ہاف کوٹ	۲۰۰/-	۱۸۵/-	۱۳۵/-	۸۰/-	۱۰۰ عدد
لڑکوں کے ہاف کوٹ	۱۲۰/-	۱۱۵/-	۹۵/-	۸۵/-	۱۰۰ عدد
مردانہ چسٹر کوٹ	۱۲۵/-	۱۰۸/-	۸۲/-	..	۵۰ عدد
زنانہ چسٹر کوٹ	۱۲۰/-	۱۰۰/-	۸۵/-	...	۵۰ عدد
لڑکوں کے اوورکوٹ	۱۱۵/-	۱۰۰/-	۸۵/-	۶۴/-	۶۰ عدد
مردانہ اوورکوٹ	۱۴۵/-	۱۳۰/-	۱۱۰/-	۸۸/-	۵۰ عدد

ایس۔ رفیق۔ بھائی تھوک فروشان جنکیب سٹریٹ بمبئی

بعض پرائیویٹ قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دارالعلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں۔ یعنی بڑی سڑک پر ۳۰ فی مرلہ۔ اور اندرون محلہ ۲۰ فی مرلہ۔ محلہ دارالفضل میں ریلوے روڈ پر منڈی کے قریب۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب۔ جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف راستے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں۔ تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر محمد احمد مولوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

عید آ رہی ہے

عید کے لئے پانچ روپیہ فی صدی کی خاص رعایت احمدیوں کے لئے۔ اس زریں موقعہ سے فائدہ نہ اٹھانا قسمت کی نا جائز شکایت ہے۔ امریکن سیکنڈ ہینڈ کوٹ اور خوشنما کٹ پیس۔ عمدہ عمدہ خوبصورت ڈیزائن کی امریکن چھینٹ۔ خوبصورت مردکن چھپی ہوئی وائل۔ پاپلین۔ ٹریکو نیس دھاری دار بچوں عورتوں مردوں کے لئے عید میں کار آمد کپڑے نیا سٹاک موجود ہے۔ جلد آرڈر دیں تا عید سے پہلے کپڑا پہنچ جائے۔ لسٹ مفت منگائیں۔

المشتہر۔ دی۔ ڈچ کمرشیل کمپنی بمبئی ۸

اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کی بالکل نئی اور مضبوط بلڈنگ مع رہائشی مکان

واقعہ محلہ دارالفضل فروخت ہوتی ہے۔ جو صاحب بیچ یا رہن لینا چاہیں لے لیں۔ آئندہ کے لئے پریس اسی جگہ کرایہ مقررہ پر کام کرے گا اندرون شہر میں بھی ایک مکان سہ منزل بالائی ہے۔ قابل فروخت ہے۔ شہری طرز کا۔ خود یا کسی معتبر کے ذریعہ دیکھ کر قیمت کا فیصلہ کر لیں۔

چودھری اللہ بخش مالک اللہ بخش سٹیم پریس قادیان

نقل اعلان ناظر امور عامہ قادیان

مندرجہ اخبار الفضل ۵ ستمبر ۱۹۳۳ء

"سال حال کی مجلس مشاورت میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے بیکاری کے انسداد کیلئے جو تجاویز فرمائی تھیں۔ ان میں سے ایک تجویز یہ تھی کہ چھوٹی چھوٹی گھریلو صنعتوں کے اجراء کی کوشش اور تحریک کیجائے ...... میں احباب جماعت کو جہاں یہ تحریک کرتا ہوں کہ وہ اپنے اپنے مقام پر ان صنعتوں کیطرف توجہ کریں.... وہاں میں اس امر کا خوشی سے اظہار کرتا ہوں کہ قادیان میں.... ایک کارخانہ جاری کیا گیا ہے جس میں حسب ذیل اشیاء تیار کیجاتی ہیں:۔ (۱) صابن کپڑے دھونے کا (۲) صابن نہانے کا (۳) خوشبودار تیل (۴) عطریات (۵) سیاہی برائے فونٹین پن (۶) لکھنے کی سیاہی (۷) ویزلین خوشبودار

"سلک سوپ"
ریشمی و اونی کپڑے دھونے کے لئے دنیا کا بہترین صابن ہے۔ قیمت فی ٹکیہ ۲ ؍

"انگور شاہی"
سے بہتر فونٹین پن اور عام قلم سے لکھنے کیلئے دنیا میں کوئی سیاہی نہیں
قیمت
پتھر کی بڑی بوتل ۱۴ ؍
شیشے کی چھوٹی بوتل ۳ ؍

"سنو مالٹ سوپ"
نہانے کے لئے نہایت خوشبودار۔ اور جلد کو ملائم کرنیوالا ایک ہی صابن ہے
قیمت فی ٹکیہ ۴ ؍

بیرونی جماعتوں کو بھی چاہیئے کہ وہ ان اشیاء کو قادیان سے منگوائیں تاکہ ان صنعتوں کے جاری کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہو۔ اور آئندہ اس قسم کی مزید صنعتیں جاری ہو سکیں مینیجر صاحب کارخانہ تجارت بیغیر اصحاب کو تھوک مال خریدنے پر خاص رعایت دینگے تفصیلات بذریعہ خط و کتابت طے کیجا سکتی ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض جگہوں کے احباب اپنی اپنی ضرورت کے مطابق اکٹھی چیزیں منگوا لیں پھر آپس میں تقسیم کر لیں۔ مینیجر صاحب کارخانہ سے پتہ ذیل پر خط و کتابت کیجائے ؛ مینیجر کارخانہ سنو سوپ اینڈ جنرل فیکٹری کمپنی قادیان

ناظر امور عامہ قادیان

محافظ اٹھرا گولیاں

بے اولادوں کے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے جن کے بچے چھوٹی ہی عمر میں فوت ہو جاتے ہوں۔ یا مردہ پیدا ہوتے ہوں۔ یا حمل گر جاتا ہو۔ عوام اسے اٹھرا اور اطبا اور ڈاکٹر اسقاط حمل یا مس کیرج کہتے ہیں۔ یہ سخت موذی اور تباہ کن مرض ہے جس سے بے شمار گھرانے بے چراغ اور بے اولاد رہتے ہیں۔ اس مرض کا مجرب ترین علاج مالک دواخانہ رحمانی نے حضرت قبلہ جناب مولانا نور الدین شاہی طبیب سے سیکھ کر محافظ اٹھرا گولیاں رجسٹرڈ گورنمنٹ آف انڈیا ایجاد کیں۔ ہزاروں لوگوں کی مجرب و آزمودہ گولیاں گذشتہ پچیس برس سے زیر استعمال ہیں۔ اور جو سوائے ہمارے دواخانہ کے کسی دوسری جگہ سے ہرگز نہیں مل سکتیں۔ ہر شخص جس کے گھر میں یہ موذی مرض لاحق ہو۔ وہ فوراً ہماری محافظ اٹھرا گولیاں طلب کر کے استعمال کرے۔ اور قدرت خدا کا زندہ کرشمہ دیکھے۔ مشک آنست کہ خود ببوید۔ قیمت فی تولہ عہ۔ مکمل خوراک ۱۰ تولہ یکمشت منگوانے والے سے ایک روپیہ فی تولہ علاوہ محصولڈاک (نوٹ) علاوہ ازیں ہمارے دواخانہ سے تمام ادویات برائے امراض زنان اور طاقت اور امراض چشم برعایت مل سکتی ہیں

عبدالرحمٰن کاغانی دواخانہ رحمانی قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

سردار ہاشم خاں صاحب کے متعلق کابل کی تازہ ترین اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ شاہ افغانستان نے انہیں اپنا وزیر اعظم مقرر کر کے اجازت دیدی ہے کہ وہ وزارت مرتب کریں۔

سکرٹری پبلک سروس کمیشن کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ انڈین ملٹری اکاڈمی ڈیرہ دون اور رائل ایر فورس کالج کرینویل میں داخلہ کے لئے ۲۶ مارچ ۳۴ء کو مقابلہ کا امتحان منعقد ہوگا۔ مقابلہ کے بعد کامیاب امیدوار ۲۴ اگست اور ستمبر ۳۴ء کو شروع ہونے والے تعلیمی موسم میں مندرجہ بالا کالجوں میں داخل ہونگے۔ تفصیلات کے لئے سکرٹری پبلک سروس کمیشن شملہ ہاؤس دہلی کے پتہ پر خط وکتابت کی جائے۔

ہندو مہاسبھا کے اس مطالبہ کے متعلق کہ کمیونل ایوارڈ کو منسوخ کیا جائے۔ الہ آباد سے ۲۲ نومبر کی اطلاع ہے۔ کہ وزیر ہند نے یہ مطالبہ مسترد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ گورنمنٹ نے مجبور ہو کر یہ ایوارڈ مرتب کیا تھا۔ کیونکہ ہندوستانی اپنے درمیان خود فیصلہ نہیں کر سکے تھے۔ اب گورنمنٹ اس میں کوئی تبدیلی کرنے کو تیار نہیں۔ علاوہ ازیں لیگ آف نیشنز بھی اس معاملہ میں دخل نہیں دے سکتی کیونکہ یہ اس کے اختیار سے باہر ہے۔ انڈیا آفس کا جواب اس فقرہ پر ختم ہوتا ہے کہ "ہندو مہاسبھا محض پروپیگنڈا کر رہی ہے"۔

اسمبلی کے اجلاس منعقدہ ۲۲ نومبر میں سر ہنری ہیگ نے بتایا۔ کہ گورنمنٹ اس سوال پر غور کر رہی ہے کہ بنگالی نظر بندوں کو دوسرے قیدیوں سے علیحدہ رکھا جائے۔ کیونکہ بنگالی نظر بندوں کے زیر اثر دوسرے قیدی بھی تشدد کے حامی اور انقلاب پسند بنتے جا رہے ہیں۔

امریکہ نے نیویارک کی ۲۲ نومبر کی اطلاع کے مطابق اپنی بحری فوج میں ۷½ سو اشخاص مزید بھرتی کرنے کا اعلان کیا ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کے ایک کلرک کو ۱۱ ہزار روپیہ کے غبن کے الزام میں تیرہ سال قید اور نو صد روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی تھی۔ اور فیصلہ میں لکھا تھا کہ "ملزم بے ایمانوں کے گروہ کا ایک ممبر ہے۔ اور اس نے یقیناً اس لوٹ میں سے اوروں کو بھی حصہ دیا ہوگا"۔ انجمن نے ہائی کورٹ میں اپیل کی۔ کہ ماتحت عدالتوں نے جو جملے انجمن کے عہدہ داروں پر کسے ہیں۔ انہیں مسل میں سے نکال دیا جائے۔ جسے ہائیکورٹ نے منظور کرتے ہوئے مسل سے خارج کرنے کا حکم دیا۔ نیز کلرک مذکور کی اپیل کو منظور کرتے ہوئے اسے بری کر دیا۔

گاندھی جی کے خلاف ۲۱ نومبر کو اکولہ میں چند سناتنیوں نے سیاہ جھنڈیوں سے مظاہرہ کیا۔ اور ایک درجن نوجوانوں نے ان کی موٹر کے سامنے لیٹ کر رستہ روکنے کی کوشش کی۔

ملک معظم نے ۲۱ نومبر کو پارلیمنٹ کے اجلاس میں ہندوستان کی آئینی اصلاحات کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ کہ امید ہے جائنٹ سلیکٹ کمیٹی جسے پارلیمنٹ دوبارہ مقرر کرے گی آئینی طریق پر واضح تجاویز مرتب کر سکے گی۔ جن کو آئندہ اجلاس کے دوران میں پارلیمنٹ میں پیش کر دیا جائے گا۔ جن اصحاب پر مملکت ہند کی آئندہ حکومت کے دستور کا فیصلہ اور اس کی حفاظت کرنے کا فرض عائد ہے۔ مجھے ان کی ذمہ داری کے بوجھ کا گہرا احساس ہے اور میں دعا کرتا ہوں۔ کہ وہ دانشمندی سے فیصلہ کریں۔

ہاؤس آف لارڈز میں ۲۱ نومبر کو جبکہ ملک معظم نے تقریر ختم کی۔ تو ایک لیبر ممبر نے نظارہ کی شان وشوکت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا یہ "نظارہ کس قدر شرمناک ہے جبکہ ملک بھوکا مر رہا ہے"۔ لیکن اس پر کوئی نوٹس نہ لیا گیا۔

جاپان کے سابق وزیر اعظم مسٹر وکتسو ۲۱ نومبر کو ٹوکیو میں گاڑی سے اتر رہے تھے۔ کہ ایک مشہور جاپانی مکہ باز انہیں خنجر سے ہلاک کرنے کے لئے آگے بڑھا۔ لیکن پولیس نے اسے فوراً گرفتار کر لیا۔

کراچی سے ۲۲ نومبر کی خبر ہے کہ خفیہ پولیس کے ایک افسر نے ایک رجسٹری شدہ خط سرکاری وکیل، ور ایک کسی مجسٹریٹ کے نام ارسال کیا تھا۔ جس میں صیغہ راز کی باتیں تھیں۔ لیکن کسی نے نہایت ہشیاری سے رستہ میں ان خطوط کو کھول کر پڑھ لیا۔ اور پڑھ کر پھر لفافوں کو جوڑ دیا۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔

شیخوپورہ ڈسٹرکٹ کے ایک گاؤں کے سکھ کسانوں نے پولیس میں رپورٹ کی۔ کہ ان کے روئی کے کھیت میں کسی نے بم رکھے ہوئے ہیں۔ پولیس نے جا کر ایک برتن پر قبضہ کر لیا۔ جس میں نصف درجن بم تھے۔ ایک مکان کی تلاشی لینے پر بعض اور قابل اعتراض اشیاء برآمد ہوئیں۔

سر میلکم ہیلی ۲۳ نومبر کو انگلستان سے واپس آئے اور بمبئی میں جہاز سے اتر کر سیدھے عازم لکھنؤ ہوئے۔

جائنٹ سلیکٹ کمیٹی کے بعض ممبروں کے بیان کے مطابق سر شادی لال کی جگہ کسی یورپین کا تقرر عمل میں لایا جائیگا۔

دار العوام میں ۲۳ نومبر کو نائب وزیر ہند نے سلیکٹ کمیٹی کے دوبارہ تقرر کی تحریک پیش کرتے ہوئے کہا۔ کہ برما کا مسئلہ ابھی تک غور طلب ہے۔ اس لئے کمیٹی کا جلد سے جلد تقرر ضروری ہے۔ آپ نے بتایا۔ کہ کمیٹی ستر اجلاس منعقد کر چکی ہے۔ جن میں ۲۰ ہزار سوالات دریافت کئے گئے۔ اور ان میں سے ایک چوتھائی کے جواب وزیر ہند نے دئے۔ جو ۷۵ گھنٹوں تک گواہوں کے کٹہرے میں کھڑے رہے۔ یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ حکومت عوام سے کوئی بات پوشیدہ رکھنا نہیں چاہتی۔

پیرس سے ۲۳ نومبر کی خبر ہے۔ کہ فرانس و شام کے مابین ایک معاہدہ پر دستخط ہو گئے ہیں۔ جس کے رو سے فرانس کا انتداب ختم ہو جائیگا۔ اور چار سال کے بعد شام کے جمعیت اقوام میں داخلہ کے لئے رستہ تیار کیا جائیگا۔ لیکن خارجہ حکمت عملی اور فوجی معاملات کے بارہ میں فرانس کا رسوخ برابر قائم رہے گا۔ حکومت شام اور عراق کی پٹرولیم کمپنی کے درمیان خاص عہد نامہ بدستور نافذ رہیگا۔ شام کی پارلیمنٹ میں ابھی اس کی منظوری باقی ہے۔

سر جارج شوسٹر کے متعلق ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ ماہ اپریل میں وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کی ممبری سے ریٹائر ہو جائینگے۔ اور ان کی جگہ سر آرتھر ریج کو مقرر کیا جائیگا۔ سر فضل حسین کے عہدہ میں ایک سال کی توسیع کی جائے گی۔

مسٹر جناح کے متعلق معلوم ہوا ہے کہ آپ سر آغا خاں کے ساتھ ۱۴ دسمبر کو ہندوستان آئیں گے۔ اور مسلم لیگ و مسلم کانفرنس کے الحاق کی کوشش کرینگے۔

بڑودہ سٹیٹ میں ایک قانون جاری کیا گیا ہے۔ جس کے رو سے ۱۸ سال سے کم عمر کے بچوں کو سادھو بنانے کی ممانعت کر دی گئی ہے۔

چٹاگانگ سے ۲۲ نومبر کی اطلاع ہے کہ کل رات پٹیا تھانہ کے قریب فوجی کیمپوں کے درمیان ٹیلیفون تار کاٹ دئے گئے۔ یہ علاقہ انقلابی مفروروں کا مرکز بیان کیا جاتا ہے۔

جناب چودہری ظفر اللہ خان صاحب نے ۲۲ نومبر کو لنڈن سے ہندوستان کو روانہ ہوتے ہوئے ریوٹر کے نمائندہ سے کہا۔ کہ سلیکٹ کمیٹی کے کام کی وجہ سے ہندوستان اور برطانیہ کے نمائندے ایک دوسرے سے زیادہ قریب ہو گئے ہیں۔ ہندوستانی بہتر رپورٹ کے منتظر رہیں گے۔

مسز کملا دیوی مشہور کانگرسی لیڈر نے ۲۴ نومبر کو بمبئی میں اپنے خاوند کے خلاف زناکاری اور اذیت کے الزامات کی بناء پر طلاق کی درخواست دی۔

فلوریڈا کی ایک عورت نے جو امیر خاندان سے تعلق رکھتی ہے اپنے شوہر کی وفات پر جو ہوا باز تھا۔ اور تقوڑے دن ہوئے موٹر کار کے حادثہ میں ہلاک ہو گیا تھا۔ ایک ہوائی جہاز لیا۔ اور تین چار گھنٹے کام چینے کے لئے پٹرول ڈال کر بحر اوقیانوس کی طرف پرواز

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی